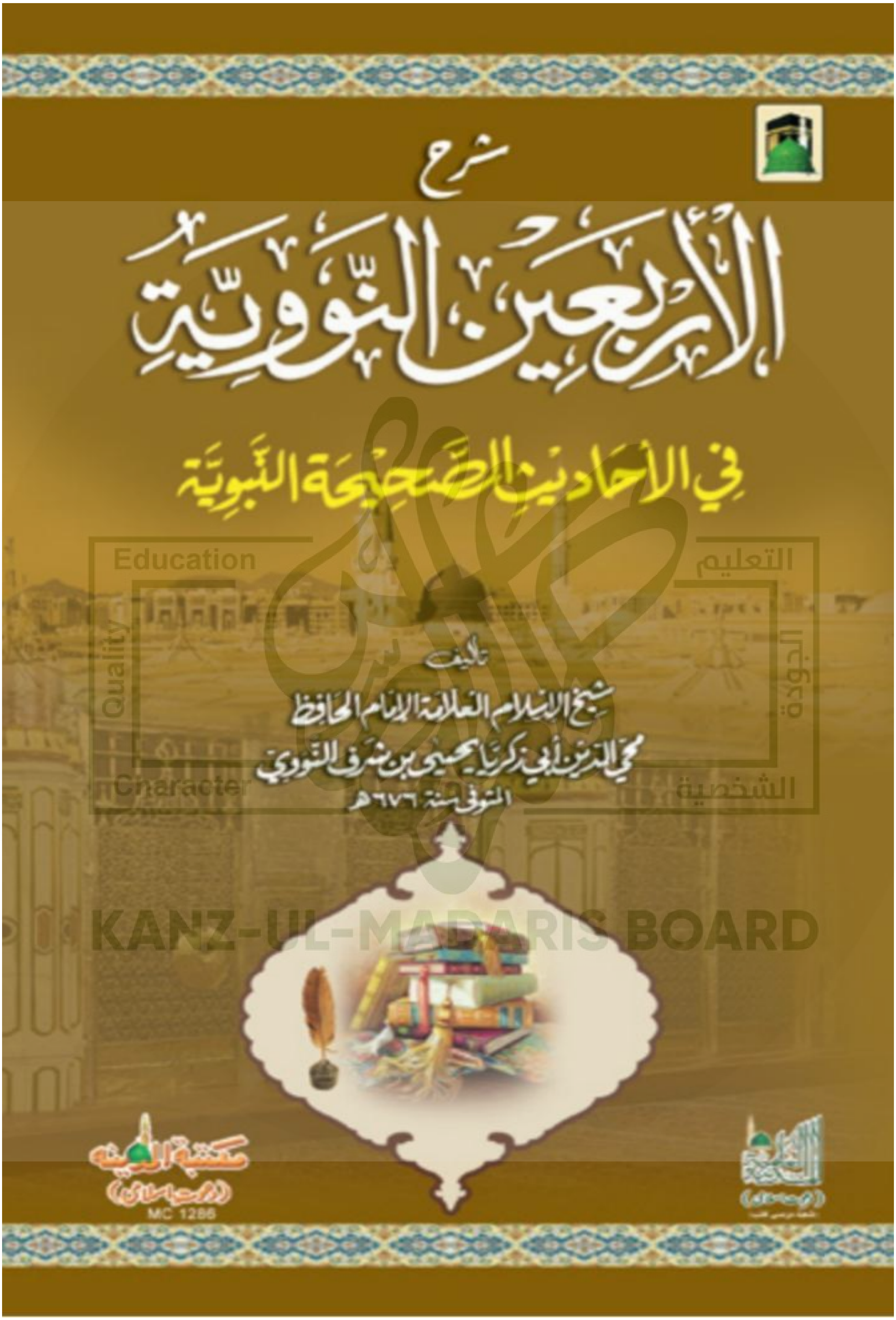

شرح
الأربعين النووية
في الأحاديث الصحيحة النبوية
تأليف
شيخ الإسلام العلامة الإمام الحافظ
محي الدين أبي زكريا يحيى بن شرف النووي
المتوفى سنة ٦٧٦هـ
مكتبة المدينة
(دعوت اسلامی)
MC 1286

کنز المدارس بورڈ کے نصاب میں شامل کتاب اربعین نوویہ کے حل شدہ سوالات وجوابات

اربعین نوویہ سوالاً جواباً

معلمہ: بنت غلام رسول

(جامعۃ المدینہ گرلز فیضان ام درداء گھوٹکی)

دعوت اسلامی زندہ آباد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

{تعارفِ مصنف}

کنیت ، لقب اور نام و نسب:

ابو زکریا محی الدین یحیٰی بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن حزام بن محمد بن جمعہ نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت و پرورش:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت با سعادت محرم الحرام کے درمیانی عشرے میں 631 ہجری، دمشق کے ایک علاقے حوران سے متصل ایک بستی نوا میں ہوئی۔ اسی وجہ سے آپ نووی کہلائے۔

تعلیم و تربیت:

شیخ یاسین یوسف مراکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے "یحیٰی بن شرف نووی" کو پہلی مرتبہ اس وقت دیکھا جب وہ تقریباً 10 برس کے تھے۔ بچے انہیں اپنے ساتھ کھیلنے کے لئے بلا رہے تھے لیکن وہ کھیلنے کو تیار نہ تھے۔ جب بچوں نے زبردستی کی تو وہ روتے ہوئے قرآن پاک پڑھنے لگے۔ میں نے یہ حالت دیکھی تو ان کے استاد صاحب سے ملاقات کی اور کہا: اس بچے پر خصوصی توجہ دیجئے! امید ہے کہ یہ اپنے زمانے کا سب سے بڑا عالم وزاہد بنے گا اور لوگ اس سے فیض یاب ہوں گے۔ چنانچہ استاد صاحب نے امام نووی کے والد صاحب سے اس بارے میں بات کی تو انہوں نے اپنے فرزند کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی۔

اساتذہ اور تلامذہ:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے چند مشہور اساتذہ کے اسمائے گرامی: حضرت رضی بن برہان، حضرت عبد العزیز بن محمد انصاری، حضرت زین الدین بن عبد الدائم، حضرت عماد الدین عبدالکریم خرستانی، حضرت زین الدین خلف

بن یوسف، حضرت تقی الدین بن ابو یسر، حضرت جمال الدین بن صیرفی، شمس الدین بن ابو عمر، حضرت ابن اسحاق ابراہیم بن عیسی مرادی، حضرت شمس الدین عبد الرحمن بن نوح، شیخ احمد مصری وغیرہ۔ چند طلبا کے نام: حضرت خطیب صدر سلیمان جعفری، حضرت شہاب الدین احمد بن جعوان، حضرت شہاب الدین اربدی، حضرت علاء الدین بن عطار رحمۃ اللہ علیہم ۔

تین عظیم خوبیاں:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کو تین ایسی عظیم خوبیاں عطا ہوئیں کہ اگر اُن میں سے کوئی ایک بھی کسی میں پائی جائے تو وہ اس لائق ہو کہ دور دراز سے سفر کر کے اس کی زیارت کی جائے، وہ یہ ہیں : (1)... علم و عمل، (2) ... زہد و تقویٰ ، (3)... نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا۔

چند مشہور تصانیف:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف موضوعات پر بے شمار کتب تصنیف فرمائیں، جن میں سے چند یہ ہیں: شرح صحیح مسلم ، ریاض الصالحین، الاذکار، الاربعین، المبہمات، العمدة في تصحيح التنبہ الایضاح فی المناسک التبیان في اداب حملۃ القرآن، شرح المہذب الارشاد في علوم الحدیث، التقریب وغیرہ

وصال پر ملال:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی کے آخری ایام میں اپنے آبائی گاؤں نویٰ جانے سے پہلے دمشق میں مدفون اپنے تمام شیوخ واساتذہ کے مزارات پر حاضری دی اور اپنے متعلقین سے ملاقات کی۔ نویٰ جا کر آپ بیمار ہو گئے اور بدھ کی رات 24 رجب المرجب 676 ہجری میں یہ عظیم محدث اس دنیائے فانی میں اپنی زندگی کے تقریباً 44 سال 6 ماہ گزار کر دائمی و اخروی منزل کی جانب کوچ کر گئے اور آبائی گاؤں نویٰ میں ہی سپرد خاک کئے گئے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب ! صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{حدیث نمبر : 1, اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے}

سوال: نیت کی تعریف بیان کریں؟

جواب: نیّت دل کے پختہ اِرادے کوکہتے ہیں خواہ وہ کسی چیزکاہواورشریعت میں عبادت کے ارادے کونیّت کہا جاتا ہے۔

سوال: عزم، قصد اور نیت میں فرق بیان کریں؟

جواب: اہلِ تحقیق نے نیت اور عزم میں فرق کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ عزم وہ ارادہ ہے جو کام سے پہلے کیا جائے اور قصد وہ ارادہ ہے جو کام کے وقت اور اس کے ساتھ پایا جائے جبکہ نیت وہ ارادہ ہے جو عمل کے ساتھ ملا ہوا ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ یہ کام کس لئے کیا جا رہا ہے،مثلاً: حج کا ارادہ کیا تو سفر شروع کرنے تک عزم، سفر شروع ہونے کے بعد قصد اور اگر اس میں یہ بھی پیش نظر ہو کہ یہ حج کا سفر ہے تو یہ نیت ہے

سوال: ہجرت کی تعریف، اقسام بیان کریں؟

جواب:ہجرت کا لغوی معنیٰ: چھوڑنا ہے اور شرعی معنیٰ ہے: دین بچانے کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا۔ہجرت کی اقسام: ہجرت کی دو قسمیں ہیں: (۱)... ظاہری (۲)...باطنی۔ظاہری ہجرت یہ ہے کہ بندہ اپنے ایمان کو بچانے کے لئے فتنے کی جگہ سے کسی دوسری محفوظ جگہ چلا جائے اور باطنی ہجرت یہ ہے کہ بندہ ہر اس برائی کو چھوڑ دے جس کی طرف شیطان یا نفس آمارہ بلائے۔

سوال: ہجرت کب واجب ہے؟

جواب: جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکتا ہو اور یہ جانے کہ دوسری جگہ جانے سے اپنے فرائض دینی ادا کرسکے گا اس پر ہجرت واجب ہوجاتی ہے ، مروی ہے: ”جو شخص اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوا اگرچہ ایک بالشت ہی کیوں نہ ہو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور اسے حضرت ابراہیم علیہِ السّلام اور محمد مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ساتھ نصیب ہوگا۔

سوال: افضل ہجرت کون سی ہے؟

جواب: حضرت سیّدَتُنا اُمِّ انس رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ! مجھے کچھ وصیت فرمائیے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''گناہوں سے ہجرت کرلو (یعنی انہیں چھوڑ دو) کہ یہ سب سے افضل ہجرت ہے۔''

{حدیث نمبر:2 ، حدیث جبریل}

سوال: ایمان اور اسلام کی تعریف بیان کریں؟

جواب: **ایمان کی تعریف:** سچّے دل سے اُن تمام باتوں کی تصدیق کرنا جو ضروریاتِ دین سے ہیں اُسے ایمان کہتے ہیں ، یا یوں سمجھیں کہ جو کچھ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم اللہ پاک کی طرف سے لائے ہیں خواہ وہ حکم ہو یا خبر ان سب کو حق جاننا اور سچّے دل سے ماننا ایمان کہلاتا ہے۔

اسلام کی تعریف: اسلام کے لغوی معنیٰ اطاعت و فرمانبرداری کے ہیں اور شرعی معنیٰ میں اسلام اور ایمان ایک ہی ہیں ان میں کوئی فرق نہیں۔جو مومن ہے وہ مسلمان ہے اور جو مسلمان ہے وہ مومن ہے، البتہ صرف زبانی اقرار کرناکہ جس کے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو معتبر نہیں ، اس سے آدمی مومن نہیں ہوتا۔

سوال: اللہ ورسول پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے ؟

جواب: **اللہ پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے** کہ اللہ تعالیٰ کو موجود،واجِبُ الْوُجود(جس کا وجود ضروری ہو)، واحد حقیقی،وحدہٗ لاشریک لہٗ، خالقِ کائنات مانتے ہوئے اس کی تمام صفات مثلاً حیات، علم،قدرت،ارادہ، کلام، سمع،بصر،تکوین کوصدقِ دل سے مان کر اس پر یقین کامل رکھا جائے اور اس کو ہر عیب و نقص سے پاک مانتے ہوئے اس کو ہر صفت کمال کے ساتھ مانا جائے۔

رسول پر ایمان: ''حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی نبوت و رسالت پر ایمان لانا اور جو کچھ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں، صدق دل سے اس کو سچا ماننا ہر ہر امتی پر فرض عین ہے اور ہر مومن کا اس پر ایمان

ہے کہ بغیر رسول پر ایمان لائے ہوئے ہر گز ہرگز کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا، جو لوگ رسول صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی رسالت پر ایمان نہیں لائیں گے وہ اگرچہ خدا کی توحید کا عمربھر ڈنکا بجاتے رہیں مگر وہ کافر اور جہنمی ہی رہیں گے۔ اس لئے اسلام کا بنیادی کلمہ یعنی کَلِمۂ طیبہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ'' ہے، یعنی مسلمان ہونے کے لئے خدا کی توحید اور رسول کی رسالت دونوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔

سوال: فرشتوں پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: فرشتوں پر ایمان لانے سے یہ مراد ہے کہ صدقِ دل سے یہ مان لیا جائے کہ فرشتے اللہ (پاک) کی ایک نوری مخلوق اور اس کے محترم بندے ہیں جن میں گناہوں کا مادہ ہی نہیں ۔ وہ ہر چھوٹے بڑے گناہوں سے معصوم اور پاک ہیں ، نہ وہ عورت ہیں نہ مرد، نہ وہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں ،بس خدا کی بندگی ان کی زندگی ہے۔

سوال: تقدیر پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے ؟

جواب: تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر بھلائی بُرائی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے علْمِ اَزَلی کے مُوافِق مُقدَّر کردی ہے جو بات جیسے ہونے والی تھی اور جو شخص جو کچھ کرنے والا تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اَزَل سے جانتا تھا، اسی کے مطابق لکھ لیا، اب اس کے خلاف نہیں ہو سکتا یہ نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوگوں کے اَحوال جانے بغیر جو چاہا لکھ دیا اور اب ہم اس لکھنے کی وجہ سے ویسا ہی کرنے پر مجبور ہیں۔ مثلاً زید کے ذمے برائی لکھی، اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو معلوم تھا کہ بُرائی کرے گا اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا تو اس کے ذمے بھلائی لکھتا ، اس کو یوں سمجھئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو جمادات پتھر کنکر کی طرح بے حس وحرکت، بے اِختیار نہیں بنایا، بلکہ ایک قسم کا اختیار بھی دیا ہے کہ کسی کام کو چاہے تو کرے، چاہے تو نہ کرے، اسی کے ساتھ عقل بھی دی کہ وہ بھلے بُرے نفع نقصان کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان و اَسباب مہیا فرمادیئے کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اُن اسباب سے کام لے، اسی اختیار پر مواخذہ ہے۔ اپنے آپ کو پتھر و کنکر کی طرح مجبور محض سمجھنا یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہیں۔

سوال: احسان کی حقیقت بیان کریں؟

جواب:لغت میں احسان کے معنیٰ ''اچھائی ''ہیں۔ چنانچہ اچھا کام احسان کہلاتا ہے اور کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کو بھی احسان کہا جاتا ہے اور قرآن و حدیث میں لفظ احسان اس معنیٰ میں بکثرت استعمال بھی ہواہے مگر اس حدیث میں جو ''احسان'' آیا ہے یہ احسان در حقیقت ایمان و اسلام کی طرح دین کا ایک اصطلاحی لفظ ہے جس کے معنیٰ کوخود حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنی زبان نبوت سے ارشاد فرمایاکہ ''خدا کی عبادت اس طرح کی جائے کہ گویا عبادت کرنے والا خدا کو دیکھ رہا ہے '' اس معنیٰ میں احسان کا تعلق صرف نماز و روزہ اور زکوٰۃ و حج ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ مومن کے ہر عمل میں اس کی روح کارفرما ہونی چاہیئے یعنی ہر عمل کے وقت بندہ اس طرح حضورِ قلب اور اخلاصِ دل کے ساتھ عمل میں مشغول ہو کہ گویا وہ خدا کو دیکھ رہا ہے اس تصوّر سے عمل کرنے والے بندے کے دل میں خوف و خشیّتِ ربّانی اور امید و رجاءِ رحمانی کا ایسا نورپیدا ہوجائے گا کہ اس کا عمل انوارِ مقبولیت کی روشنی سے پُر نوراور بندہ سراپا نور بلکہ نورٌ علیٰ نور ہوجائے گااور رحمْتِ کردگار و فَضلِ پروردگار کا دونوں جہان میں مستحق و حق دار بن جائے گا۔

سوال: اس حدیث پاک میں قیامت کی کون سی دو نشانیاں بیان ہوئی ہیں؟

جواب: اس حدیث پاک میں قیامت کی صرف دو نشانیوں کا ذکر ہے(۱)باندی اپنے آقا کو جنے گی۔ (2)...مفلس ونادار اور گنوار لوگ اونچے اونچے محلات میں فخر کریں گے۔

طالب دعا: معلمہ : بنت غلام رسول جامعۃ المدینہ گرلز (فیضان ام درداء گھوٹکی)

{حدیث نمبر 3: اسلام کی بنیاد}

سوال: اسلام کہ کتنے اور کون کون سے ارکان ہیں؟

جواب:اسلام کہ پانچ ارکان ہیں: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک حضرت محمد صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیتُ اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

سوال: کلمۂ شہادت کا مفہوم بیان کریں؟

جواب: کلمہ شہادت کا مفہوم اور مطلب یہ ہے کہ صدقِ دل سے اللہ پاک کے ایک ہونے اور معبود ہونے اور حضرت محمد صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کے رسول ہونے کی گواہی دینا اور دل سے مانتے ہوئے زبان سے: ''اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ'' کہنا۔ اس میں تمام ضروری عقائدِ اسلام داخل ہیں کیونکہ جس نے حضور اکرم صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کو دل سے اللہ پاک کا رسول مان کر ان کی رسالت کی گواہی دے دی (اس نے) ہر اس چیز کی تصدیق کردی جس کو حضور علیہِ الصّلوٰۃُوالسّلام خدا کی طرف سے لائے۔

سوال: صلاۃ کہ کیا معنیٰ ہیں اور صلاۃ کسے کہتے ہیں؟

جواب:اب ''صلوٰۃ'' کے معنیٰ دعا، رحمت، اِنزالِ رحمت، اِستغفار، ہیں۔ چونکہ یہ سب چیزیں نماز میں ہوتی ہیں اس لئے نماز کو ''صلوٰۃ'' کہتے ہیں۔

سوال: نماز کب فرض ہوئی ؟ نماز کی فرضیت کہ منکر کا حکم بیان کریں؟

جواب:**نماز کی فرضیت:**اِسلام میں سب اَعمال سے پہلے نماز فرض ہوئی،یعنی نبوت کے گیارہویں سال ہجرت سے دو سال کچھ ماہ پہلے ہوئی ۔**فرضیت نماز کا انکار کرنے کا حکم**:ہر مکلف یعنی عاقل بالغ (مسلمان مرد وعورت) پر نماز فرضِ عین ہے، اس کی فرضیت کا منکر (انکار کرنے والا) کافر ہے اور جو قصداً ترک کرے اگرچہ ایک ہی

وقت کی ہو وہ فاسق ہے اور جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ ائمۂ ثلاثہ حضرت سیدُنا امام مالک، حضرت سیدُنا امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہ علیہم کے نزدیک سلطانِ اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔

سوال: زکوٰۃ کا لغوی و شرعی معنیٰ بیان کریں ؟

جواب: زکوٰۃ کے لغوی معنیٰ ہیں پاکی اور بڑھنا ۔زکوٰۃ کا شرعی معنیٰ: اللہ پاک کے لئے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے، مسلمان فقیر کو مالک کر دینے کا نام زکوٰۃ ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو، نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام اور اپنا نفع اُس سے بالکل جدا کرلے۔

سوال: زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کرنے کا حکم بیان کریں؟

جواب: زکوٰۃ فرض ہے، اُس کا منکر (انکار کرنے والا) کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار و مردودُ الشھادہ ہے۔

سوال: زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط بیان کریں ؟

جواب: مسلمان ہونا، بالغ ہونا، عاقل ہونا، آزاد ہونا، مال بقدر نصاب ملک میں ہونا، پورے طور پر اس کا مالک ہو، نصاب کا دین (قرض) سے فارغ ہونا، نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو، مال نامی ہو یعنی بڑھنے والا خواہ حقیقتاً بڑھے یا حکماً، سال گزرنا۔

سوال: زکوٰۃ کتنے قسم کہ مال پر ہے ؟

جواب: زکوٰۃ تین قسم کے مال پر ہے: ثمن یعنی سونا چاندی، مالِ تجارت اور سائمہ یعنی چرائی پر چھوٹے جانور۔

سوال: حج کا لغوی و شرعی معنیٰ ومفہوم بیان کریں نیز حج کی فرضیت بیان کریں؟

جواب: حج کے معنیٰ ہیں قصد اور اِرادہ، عبادت کی نیت سے کعبہ شریف کا ارادہ کرنا حج ہے۔ حج کا شرعی معنیٰ: حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کے طواف کا۔اس کے لئے خاص

وقت مقرر ہے جس میں یہ افعال کئے جائیں تو حج ہے۔حج کی فرضیت: حج 9 ہجری میں فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے، جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کافر ہے۔

سوال: حج کتنی بار فرض ہے۔؟

جواب: صاحِبِ استطاعت پر عُمُر بھر میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے ۔

سوال: روزے کا لغوی و شرعی معنیٰ بیان مریں؟

جواب: روزے کا معنیٰ ومفہوم:''صوم'' کے لغوی معنیٰ ہیں باز رہنا ، رکے رہنا روزے کا شرعی معنیٰ:روزہ عرفِ شرع میں مسلمان کا بہ نیّتِ عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے کو قصداً کھانے پینے جماع (ہم بستری) سے باز رکھنا ہے۔

سوال: روزے کب فرض ہوئے ؟

جواب: 2 ہجری میں تبدیلی قبلہ کے ایک مہینے بعد ہجرت سے اٹھارھویں مہینے 10 شعبان کو روزے فرض ہوئے۔

{حدیث نمبر: 4، انسانی تخلیق کے مراحل}

سوال: صادِق و مَصدُوق کسے کہتے ہیں؟

جواب: حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''صادق وہ جس کے سارے اقوال سچے ہوں ، مصدوق وہ جس کے سارے اعمال سچے ہوں۔ یا صادق وہ جوہوش سنبھال کر سچ بولے اور مصدوق وہ جو پہلے ہی سے سچا ہو۔ یا صادق وہ جو واقع کے مطابق خبردے اور مصدوق وہ کہ جو وہ اپنی زبان مبارک سے کہہ دے واقعہ اُس کے مطابق ہوجائے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں یہ سارے اوصاف جمع ہیں۔

سوال: انسانی تخلیق کی مراحل بیان کریں؟ جواب:انسان کی تخلیق کے مختلف مراحل بیان کئے گئے ہیں جیسے: '' ماں کے پیٹ میں 40 دن تک نطفہ کی صورت میں، پھر 40 دن جما ہوا خون، پھر40 دن گوشت کا

لوتھڑاوغیرہ اور پھر اس میں روح پھونکنے کا مرحلہ'' اتنے مراحل کیوں رکھے گئے ؟ حالانکہ اللہ پاک اس بات پر قادر ہے کہ آن کی آن میں انسان کو پیدا فرمادے۔

سوال: مختلف مراحل میں انسانی تخلیق کی کوئی سی دو حکمتیں بیان کریں ؟

جواب: (1)... اگر اللہ پاک انسان کو یک دم پیدا کر دیتا تو اس میں اس کی ماں کے لئے بہت دشواری ہوتی کیونکہ وہ اس چیز کی عادی نہیں اور بسااوقات تو ماں کے ہلاک ہونے کا بھی اندیشہ ہوجاتا۔ اس لیے پہلے نطفہ بنایا، جب اسے اس کی عادت ہوگئی تو اسے جما ہوا خون کردیا، پھر اس طرح مراحل طے کر کے بچہ مکمل کردیا۔
(2)... انسان کو مرحلہ وار پیدا کرنے میں اللہ پاک کی قدرت اور نعمت کا اظہار ہے تاکہ بندے اللہ پاک کی عبادت کریں اور اس کا شکر بجالائیں کہ اس نے کیسے کیسے مراحل سے گزار کر کتنی اچھی صورت میں پیدا فرما کر عقل، فہم اور ذہانت و فطانت سے نوازا۔

سوال: انسان کی پیدائش سے پہلے فرشتہ اللہ پاک کہ حکم سے انسان کہ بارے میں کیا کیا لکھتا ہے ؟

جواب: اسے چار چیزیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے: اس کا عمل، اس کی موت کا وقت، اس کا رزق اور وہ نیک ہے یا بدبخت

سوال: انسان کی پیدائش میں کتنے مراحل اختیار فرمائے گئے ہیں ؟

جواب: اللہ پاک نے انسانوں کو چار طریقوں سے پیدا فرمایا ہے: (1) مرد و عورت دونوں کے ملاپ سے، جیساکہ عام طور پر انسانوں کی پیدائش ہوتی ہے۔ (2) تنہا مرد سے ایک انسان پیدا ہو: اور وہ حضرت حواء رضی اللہ عنہا ہیں کہ اللہ پاک نے ان کو حضرت آدم علیہ السّلام کی بائیں (الٹی جانب کی) پسلی سے پیدا فرمادیا۔ (3) تنہا ایک عورت سے ایک انسان پیدا ہو: اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ہیں جو کہ پاک دامن کنواری بی بی مریم رحمۃُ اللہ علیہا کے شکم سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ (4)... بغیر مرد و عورت کے بھی ایک انسان کو خداوند قدوس نے پیدا فرما دیا اور وہ انسان حضرت آدم علیہ السّلام ہیں کہ اللہ پاک نے ان کو مٹی سے بنا دیا۔

{حدیث نمبر: 5،6 ،بری بدعات کا رد اور حلال بھی واضح اور حرام بھی }

سوال: بدعت کی تعریف بیان کریں؟

جواب: بدعت لغوی معنیٰ ہے یعنی ایجاد کرنا، نیا بنانا وغیرہ۔اور بدعت کے شرعی معنیٰ ہیں: ''وہ اِعتقاد یا وہ اعمال جو کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کی ظاہری حیات کے زمانہ میں نہ ہوں بعد میں اِیجاد ہوئے ہوں۔

سوال: بدعت شرعی کی اقسام بیان کریں ؟

جواب: بدعَتِ شرعی دو طرح کی ہوئی: (1)...بدعَتِ اعتقادی اور (2)...بدعَتِ عملی۔

بدعت اعتقادی: ان برے عقائد کو کہتے ہیں جو حضور نبی پاک صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کے بعد اسلام میں ایجاد ہوئے۔جیسے: جبریہ، قَدَرِیَّہ، مُرجِیہ، چکڑالوی، غیر مُقلّد وغیرہ بدمذہب گروہوں کے بعض عقائد بدعَتِ اِعتقادیہ ہیں۔ کیونکہ یہ سب بعد کو بنے اور یہ لوگ ان کو اسلامی عقائد سمجھتے ہیں۔ مثلاً: ان میں سے کسی کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا جُھوٹ پر قادر ہے، حضور نبی پاک صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم مطلقًا غیب نہیں جانتے، حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کا خیال نماز میں بیل گدھے کے خیال سے بدتر ہے مَعَاذَ اللہ۔یہ تمام ناپاک عقیدے بارہویں صدی کی پیداوار ہیں، حضور پاک صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کے زمانے میں بالکل نہ تھے۔

بدعت عملی: ہر وہ کام ہے جو حضور پرنور صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کے زمانہ پاک کے بعد ایجاد ہوا خواہ وہ دنیاوی ہو یا دینی، خواہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے زمانہ میں ہو یا اس کے بھی بعد۔ البتہ عُرفِ عام میں صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی اِیجادات کو سنت صحابہ کہتے ہیں ۔

سوال: بدعت عملی کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف بیان کریں؟

جواب: بدعَتِ عملی کی دوقسمیں ہیں: (1)...بدعَتِ حسنہ (2)...بدعَتِ سیئہ۔

بدعتِ حسنہ: وہ نیا کام جو کسی سنت کے خلاف نہ ہو۔ جیسے دینی مدارس اور نئے نئے عمدہ کھانے اور پریس میں قرآن ودینی کتب کا چھپوانا وغیرہ۔ **بدعتِ سیئہ:** وہ کہ جو کسی سنت کے خلاف ہو یا سنت کو مٹانے والی ہو۔ جیسے کہ غیر عربی میں جمعہ وعیدین کا خطبہ پڑھنا۔

سوال: بدعت حسنہ و بدعت سئیہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں نیز ہر ایک کی تعریف بیان کریں؟

جواب: بدعَتِ حسنہ کی تین قسمیں ہیں: جائز، مُستَحَب، واجب اور بدعَتِ سیئہ کی دو قسمیں ہیں: مکروہ اور حرام۔

جائز: ہر وہ نیا کام جو شریعت میں منع نہ ہو اور بغیر کسی نیت خیر کے کیا جائے۔ جیسے انواع اقسام کے کھانے کھانا وغیرہ۔ ان کاموں پر نہ ثواب نہ عذاب۔

مستحب: وہ نیا کام جو شریعت میں منع نہ ہو اور اس کو عام مسلمان کارِ ثواب جانتے ہوں یا کوئی شخص اس کو نیتِ خیر سے کرے۔ جیسے محفل میلاد شریف اور فاتحہ بزرگانِ دین کہ عام مسلمان اس کو کارِ ثواب جانتے ہیں۔ اس کو کرنے والا ثواب پائے گا اور نہ کرنے والا گناہ گار نہیں ہوگا۔

واجب: وہ نیا کام جو شرعاً منع نہ ہو اور اس کے چھوڑنے سے دین میں حرج واقع ہو۔ جیسے کہ قرآن کے اعراب اور دینی مدارس اور علْمِ نحو وغیرہ پڑھنا۔

مکروہ: وہ نیا کام جس سے کوئی سنت چھوٹ جائے۔ اگر سنت غیر مؤکّدہ چھوٹی تو یہ بدعت مکروہ تنزیہی ہے اور اگر سنت مؤکّدہ چھوٹی تو یہ بدعت مکروہ تحریمی۔

حرام: وہ نیا کام جس سے کوئی واجب چھوٹ جائے یعنی (وہ بدعت) واجب کو مٹانے والی ہو۔

سوال: جسم میں وہ کون سی چیز ہے اگر وہ درست ہو تو سارا جسم درست ہوتا ہے ؟

جواب: جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ ٹھیک ہوجائے تو سارا جسم ٹھیک ہوجاتا ہے اور اگر وہ خراب ہوجائے تو سارا جسم خراب ہو جاتاہے۔ وہ ٹکڑا دل ہے۔

{حدیث نمبر:7 دین خیر خواہی کا نام ہے}

سوال: جوامع الکلم کن احادیث مبارکہ کو کہتے ہیں؟

جواب: جوامع الکلم" وہ احادیث جن کے الفاظ تو بہت کم ہوتے ہیں لیکن علم وحکمت کے کثیر موتی ان میں موجود ہوتے ہیں۔

سوال: نصیحت کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں؟

جواب: نصیحت بنا ہے نصح سے بمعنیٰ خالص ہونا،اصطلاح میں کسی کی خالص خیر خواہی کرنا جس میں بدخواہی کا شائبہ نہ ہو یا خلوصِ دل سے کسی کا بھلا چاہنا نصیحت ہے۔ حتّٰی کہ اعتقاد کو کفر سے خالص کرنا،عبادات کو ریا سے پاک و صاف کرنا، معاملات کو خرابیوں سے بچانا سب ہی نصیحت میں داخل ہیں۔

سوال: نصیحت کی علامتیں بیان کریں؟

جواب: حضرت علامہ شاہ کرمانی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "نصیحت کی تین علامات ہیں: (1)... مسلمانوں کے مَصائب پر دلی طور پر دکھی وغمزدہ ہو۔ (2)... اُن کی خیر خواہی کی کوشش کرے اور (3)... بہتری کے کاموں کی طرف اُن کی رہنمائی کرے اگر چہ وہ اس کو ناپسند کریں اور اس سے ناواقِف ہوں۔

سوال: اللہ پاک کے لئے نصیحت سے کیا مراد ہے ؟

جواب: اللہ پاک کے لئے خیر خواہی ہونے سے مراد یہ ہےکہ اللہ پاک کی ذات پہ ایمان رکھنا، اُس سے شرک کی نفی کرنا، اُس کی صفات کو عیب سے پاک ماننا، اسے کمال اور بزرگی کی صفات سے متصف ماننا، تمام عیوب سے پاک ماننا، اس کی فرمانبرداری کرنا اورنافرمانی سے بچنا،اسی کے لئے محبت اور اسی کے لئے دشمنی رکھنا وغیرہ ۔

سوال: کتاب اللہ کہ لیے خیر خواہی ہونے سے کیا مراد ہے ؟

جواب: کتابُ اللہ کے لئے خیر خواہی ہونے سے مراد یہ ہے کہ اِس بات پر ایمان لانا کہ بے شک یہ اللہ پاک کا کلام ہے، اسی کا نازل کردہ ہے، مخلوق میں سے کسی کا کلام اس کے مشابہ نہیں نہ ہی مخلوق میں سے کوئی

اس جیسا کلام لانے پر قادر ہے، کتابُ اللہ کی تعظیم کرنا، کما حقہ اس کی تلاوت کرنا وغیرہ ۔

سوال: حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے لئے خیر خواہی ہونے سے کیا مراد ہے ؟

جواب: حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے لئے خیر خواہی ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی رسالت کی تصدیق کرنا اور جو کچھ آپ لے کر آئے ہیں اُس پر ایمان لانا، جس چیز کا حکم دیں اُس پر عمل کرنا اور جس چیز سے منع کریں اُس سے باز رہنا، حیاتِ ظاہری میں اور اُس کے بعد آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مدد کرنا، آپ کے دشمنوں سے دشمنی اور دوستوں سے دوستی رکھنا، آپ کے حق کا لحاظ رکھنا، آپ کا ادب واحترام اور تعظیم و توقیر بجالانا، آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے طریقے و سنت کو زندہ کرنا، آپ کی دعوت اور شریعت کو پھیلانا وغیرہ ۔

سوال: اَئِمَّۂ مسلمین کے لئے خیر خواہی ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اَئِمَّۂ مسلمین کے لئے خیر خواہی ہونے سے مراد یہ ہے کہ حق پر اُن کی مدد کرنا، حق بات میں اُن کی اطاعت کرنا، اُن کے حکم کو ماننا، نرمی کے ساتھ اُن کو تنبیہ کرنا اور ڈرانا، وہ جس چیز سے غافل ہوں اُس کی انہیں خبر دینا، انہیں مسلمانوں کے وہ حقوق یاد دلانا جن سے وہ بے خبر ہوں، اُن کے خلاف بغاوت نہ کرنا، لوگوں کے دلوں کو اُن کی اطاعت کے لئے نرم کر نا، اُن کے پیچھے نماز پڑھنا، جہاد میں اُن کا ساتھ دینا اور اُن کو صدقات ادا کرنا وغیرہ ۔ یہ تمام معاملات اُسی صورت میں ہیں جب کہ اَئِمَّۂ مسلمین یا تو خلفاء ہوں یا قوم کے خیرخواہ حکمران ہو ں۔

سوال: عام مسلمانوں کے لئے خیر خواہی ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: عام مسلمانوں کے لئے خیر خواہی ہونے سے مراد یہ ہے کہ دُنیوی و اُخروی معاملات میں اُن کی رہنمائی کرنا، اُن کی تکالیف کو دُور کرنا، دِین کے بارے میں جوباتیں وہ نہیں جانتے اُنہیں سکھانا، قول و فعل سے اُن کی مدد کرنا، اُن کے عیبوں کو چھپانا، اُن کی ضرورت کو پورا کرنا، تکلیف دہ چیز کو اُن سے دُور کرنا، نفع دینے والی چیزوں کو اُن کے قریب کرنا، اِخلاص اور نرمی کے ساتھ اُنہیں بھلائی کا حکم دینااور بُرائی سے روکنا وغیرہ

{حدیث نمبر:8 مسلمان کہ مال اور خون کی حرمت}

سوال: پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کن لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار و مشرکین سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سوال: تارِک نماز و زکوۃ کا شرعی حکم بیان کریں؟

جواب: حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہ علیہ نماز کا شرعی حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ہر مکلّف یعنی عاقِل بالغ پر نماز فرضِ عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور جو قصداً چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسِق ہے اور جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ اَئِمَّۂ ثلاثہ مالک و شافعی و احمد رضی اللہ عنہم کے نزدیک سلطانِ اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔

سوال: حق اسلام سے کیا مراد ہے؟

جواب: علمائے کرام رحمۃُ اللہ علیہم نے یہاں حَقِّ اسلام سے یہ حُقُوق مراد لئے ہیں: (1) جان بوجھ کر قتل کرنا اس کے بدلے اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ (2) محصن یعنی شادی شدہ شخص کا زنا کرنا اسے سنگسار کیا جائے گا۔ (3) مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہوجانا۔ (4) مختلف اَموال میں فرض ہونے والی مختلف اَقسام کی زکاتیں بھی معاف نہ ہوں گی۔ (5) مختلف اَحکامِ شرعیہ میں جو کفّارے لازم ہوتے ہیں وہ بھی معاف نہ ہوں گے۔ (6) نفقاتِ واجبہ یعنی جن لوگوں پر خرچ کرنا واجب ہے ان کا خرچ بھی معاف نہ ہوگا۔ (7) وہ تمام امور جن کا کرنا شرع نے اس پر واجب فرمایا ہے ان کی ادائیگی معاف نہ ہوگی۔

طالب دعا: معلمہ : بنت غلام رسول جامعۃ المدینہ گرلز (فیضان ام درداء گھوٹکی)

{حدیث نمبر: 9 زیادہ سوال کرنے سے بچو}

سوال: پہلی امتوں کہ ہلاکت ہونے کہ اسباب بیان کریں؟

جواب: : حضرت سیّدُنا علامہ ملا علی قاری رحمۃُ اللہ علیہ اس کے تحت فرماتے ہیں: تم سے پہلے یہودونصاریٰ کثرتِ سوال کی وجہ سے ہلاک کئے گئے۔ جیساکہ ان کا (حضرت سیّدُنا موسیٰ علیہِ السّلام سے) دیدار الٰہی اور کلام کا سوال کرنا، گائے ذبح کرنے کے معاملے میں بِلا وجہ سوالات کرنا وغیرہ۔ ان کے سوال کے بعد انبیائے کرام علیہمُ السّلام جب انہیں کسی چیز کا حکم دیتے تو وہ اس کی مخالفت کرتے، لہٰذا وہ ہلاک کر دیئے گئے۔

سوال: کثرت سوالات سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کے احوال کے متعلق زیادہ سوال کرنا یا فضول چیزوں کے بارے میں زیادہ سوال کرنا یا امتحاناً اور فخر کے طور پر یا اپنی عظمت وبڑائی ظاہر کرنے کے لئے دوسروں سے علمی سوالات کرنا (اس قسم کے تمام سوالات ناپسندیدہ ہیں)۔

{حدیث نمبر: 10 حلال کی برکت اور حرام کی نحوست}

سوال: حدیث شریف میں بیان ہوا کہ "اللہ طیب ہے" اس سے کیا مراد ہے؟

جواب اس سے مراد یہ ہے کہ ربِّ کریم بے عیب ہے اور بے عیب صدقات اور نقصانات سے خالی عبادات کو قبول فرماتاہے۔ "طیب" خبیث کی ضد ہے، حلال، پاک، لطیف، پسندیدہ، شرعی چیز "طیب" ہے۔ اللہ پاک "طیب" ہے کہ خبیث چیزیں ناپسند کرتا ہے تمام صفات غیر کمالیہ سے بری و پاک ہے، مسلمانوں کو حکم دیا کہ ظاہری و باطنی نجاست سے دور رہیں نیک اعمال کریں، چیزیں انسان کے لیے ہیں اور انسان رحمٰن کے لیے۔

سوال: انبیاء کرام علیہم السلام کو حلال وپاکیزہ چیز کھانے کا حکم کب اور کیوں ہوا؟

جواب: یا تو میثاق کے دن رب تعالیٰ نے نبیوں سے یہ خطاب بیک وقت فرمایا تھا یا ہر نبی سے ان کے زمانہ میں

یہ خطاب ہوا جو قرآن کریم میں نقل فرمایا گیا اور حضور انور (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کو سنایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ رہبانیت اور ترک دنیا نہ اسلام میں ہے نہ پہلے کسی نبی کے دین میں تھی۔

سوال:انبیائے کرا معلیھم السّلام کے مبارک پیشے بیان کریں؟

جواب: حضرت سیّدُنا آدم علیہ السّلام اولاً کپڑا سازی پھر کھیتی باڑی کرتے تھے، حضرت سیّدُنا نوح علیہ السّلام لکڑی کا پیشہ، حضرت سیّدُنا ادریس علیہ السّلام درزی گری، حضرت سیّدُنا ہود اور حضرت سیّدُنا صالح علیہما السلام تجارت، حضرت سیّدُنا ابراہیم اور حضرت لوط علیہما السّلام کھیتی باڑی کرتے تھے، حضرت سیّدُنا شعیب علیہ السّلام جانور پالتے تھے، حضرت سیّدُنا موسیٰ علیہ السّلام نے بکریاں چرائیں، حضرت سیّدُنا داؤد علیہ السّلام زرہ بناتے، حضرت سیّدُنا سلیمان علیہ السّلام اتنے بڑے ملک کے مالک ہوکر پنکھے اور زنبیلیں بنا کر گزارہ کرتے تھے، حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ السّلام ہمیشہ سیاحی (سیر وسیاحت)کرتے تھے اور ہمارے حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اولاً تجارت کا پیشہ اختیار فرمایا اور پھر جہاد کیۓ۔

سوال:حلال لقمہ کی فضیلت بیان کریں؟

جواب: حضرت سیّدُنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص پاکیزہ (یعنی حلال) چیز کھائے اور سنت کے مطابق عمل کرے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

سوال: حرام لقمہ کی نحوست بیان کریں؟

جواب: مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر وہ جسم جو حرام سے پلا بڑھا ہو آگ اس سے بہت قریب ہوگی ۔

{حدیث نمبر : 11 مشکوک چیز سے بچو حدیث نمبر : 12 اسلام کی ایک خوبی}

سوال: مشکوک چیز سے بچنے کا حکم بیان کریں ؟

جواب: حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ حدیث پاک کے اس جز ''شک میں ڈالنے والی چیزوں کو چھوڑ دے'' کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی جو کام یا کلام تمہارے دل میں کھٹکے کہ نہ معلوم حرام ہے یا حلال، اسے چھوڑ دو اور جس پر دل گواہی دے کہ یہ ٹھیک ہے اسے اختیار کرو، مگر یہ ان حضرات کے لئے ہے جو امام حَسَن (رضی اللہ عنہ) جیسی قوتِ قُدْسِیَہ و عِلمِ لَدُنّی والے ہوں جن کا فیصلَۂ قلب کتاب و سنت کے مطابق ہو عام لوگ یا جو نفسانی و شیطانی وَہمیات میں پھنسے ہوں ان کے لئے یہ قاعدہ نہیں، بعض لاپروا لوگ قطعی حراموں میں کوئی تَرَدُّد (شک) نہیں کرتے اور بعض وَہم پرست جائز چیزوں کو بلاوجہ حرام و مشکوک سمجھ لیتے ہیں ان کے لئے یہ قاعدہ نہیں ہے ۔

سوال:کلام و گفتگو کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں ؟

جواب: کلام و گفتگو کی چار قسمیں ہیں: (1) مکمّل نقصان دہ،اس سے ہمیشہ پرہیز ضروری ہے، (2) مکمّل فائدے مند بات، (3) ایسی بات جو نقصان دہ بھی ہو اور فائدے مند بھی، اس سے بھی بچنا لازم ہے اور (4) ایسی بات جس میں نہ فائدہ ہو نہ نقصان، یہ فضولیات میں شامل ہے کہ اس کا نہ تو کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی کوئی نقصان، لہٰذا ایسی بات میں وقت ضائع کرنا بھی ایک طرح کا نقصان ہی ہے۔

سوال:بے فائدہ کلام کون سا ہے ؟

جواب: حضرت سیّدُنا امام غزالی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بے فائدہ کلام وہ ہے کہ اگر تم اسے نہ کرو تو نہ تمہیں کوئی گناہ ہو اورنہ ہی کسی قسم کا کوئی نقصان۔

{حدیث نمبر:13 کامل ایمان کی نشانی حدیث نمبر:14 مسلمان کہ خون کی حرمت}

سوال:کوئی شخص کس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا ؟

جواب:حضور نبی پاک صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک (کامل) ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جووہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

سوال:پسندیدہ چیز سے کیا مراد ہے؟

جواب:: پسندیدہ چیز سے مرادیہ ہے کہ خیر اور نیکی کی جو چیز بھی اپنے لئے پسند کرے وہ اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔ خیر ایک جامع لفظ ہے جس میں تمام نیکیاں، دینی اور دنیاوی تمام مباح یعنی جائز کام شامل ہیں اِس سے ممنوعہ یعنی ناجائز کام نکل گئے۔

سوال: مسلمان کو قتل کرنے کی کچھ صورتیں بیان کریں؟

جواب: مسلمان کے قتل کی بعض صورتیں مذکورہ حدیث پاک میں بیان ہوئی ہیں۔ جیسے: شادی شدہ زانی، جان کے بدلے جان اور مرتد یعنی اسلام سے پھرنے والا۔

سوال: حدیث پاک میں اِمرءٌ'' سے کون مراد ہے ؟

جواب:حدیث پاک میں ''امرءٌ'' (یعنی شخص) سے مراد مطلق انسان ہے (چاہے) مرد ہو یا عورت،صرف مرد مراد نہیں کیونکہ یہ احکام عورت پر بھی جاری ہیں۔

سوال::شادی شدہ زانی سے کیا مراد ہے ؟

جواب:آزاد مسلمان مرد (یا عورت) جو ایک بار حلال ہم بستری کرچکے ہوں اگر وہ زنا کر لیں توانہیں رجم یعنی سنگسار کیا جائے گا۔

{حدیث نمبر : 15 اچھی بات کرنا مہمان اور پڑوسی کی عزت کرنا}

سوال:قریب اور دور کے ہمسائے کی تعریف بیان کریں؟

جواب:قریب کے ہمسائے سے مراد وہ ہے جس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا ہوا ور دور کے ہمسائے سے مراد وہ ہے جو محلہ دار تو ہو مگر اس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا نہ ہو ، یا جو پڑوسی بھی ہو اور رشتہ دار بھی وہ قریب کا ہمسایہ ہے اور وہ جو صرف پڑوسی ہو ، رشتہ دار نہ ہو وہ دور کا ہمسایہ ، یا جو پڑوسی بھی ہو اورمسلمان بھی وہ قریب کا ہمسایہ اور وہ جو صر ف پڑوسی ہو مسلمان نہ ہو وہ دور کا ہمسایہ ہے۔

سوال: پڑوس کہاں تک ہے ؟

جواب: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کے حکم سے حضرت سیّدُنا ابوبکر، حضرت سیّدُنا عمر فاروق اور حضرت سیّدُنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنھم مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے کہنے لگے: سنو! 40 گھر پڑوسی ہیں اور وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کے شر سے خوفزدہ ہوا۔

سوال: پڑوسی کون ہے ؟

جواب: حدیث پاک میں مذکور لفظ ’’پڑوسی‘‘ عام ہے، لہٰذا پڑوسی خواہ مسلمان ہو یاکافر، عابدہو یا فاسق، دوست ہو یا دُشمن، پردیسی ہو یا ہم وطن، نقصان پہنچانے والا ہو یا نفع دینے والا، رشتہ دار ہو یا اجنبی، اس کا گھر قریب ہو یا دور سب ہی اس میں داخل ہیں۔

سوال: مہمان کا احترام کرنے سے کیا مراد ہے ؟

جواب: مہمان کا احترام یہ ہے کہ اس سے خندہ پیشانی سے ملے اس کے لیے کھانے اور دوسری خدمات کا انتظام کرے حتَّی الامکان اپنے ہاتھ سے اس کی خدمت کرے،بعض حضرات خود مہمان کے آگے دسترخوان بچھاتے اس کے ہاتھ دھلاتے ہیں یہ اسی حدیث پر عمل ہے،بعض لوگ مہمان کے لیے بقدرِ طاقت اچھا کھانا پکاتے ہیں وہ بھی اس عمل پر ہے جسے کہتے ہیں مہمان کی خاطر تواضع۔

{حدیث نمبر: 16 غصہ نہ کرو}

سوال: غصہ کی تعریف بیان کریں ؟

جواب: غضب یعنی غصہ نفس کے اس جوش کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دفع (دور) کرنے پر ابھارے۔

سوال: کیا ہر غصہ حرام ہے؟

جواب: عوام میں یہ غلط مشہور ہے کہ ''غصہ حرام ہے'' غصہ ایک غیر اختیاری امر ہے، انسان کو آ ہی جاتا ہے اس میں اس کا قصور نہیں، ہاں غصے کا بے جا (یعنی غلط) استعمال بُرا ہے۔ بعض صورتوں میں غصہ ضروری بھی ہے۔ مثلاً: جہاد کے وقت اگر غصہ نہیں آئے گا تو اللہ پاک کے دشمنوں سے کس طرح لڑیں گے! بہر حال غصے کا ''اِزالہ'' (یعنی اس کا نہ آنا) ممکن نہیں ''اِمالہ'' ہونا چاہیئے یعنی غصہ کا رُخ دوسری طرف پھر جانا چاہیئے۔ یہ آخرت کے لئے انتہائی مفید ہے۔

سوال: غصہ کس کی طرف سے ہے؟ اور اس کا علاج کیا ہے؟

جواب: حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ پانی سے بجھتی ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کر لیا کرے۔

سوال: غصہ پر قابو پانے کی فضیلت بیان کریں؟

جواب: اللہ پاک کے پیارے حبیب صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے غصے کو روکتا ہے اللہ پاک اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔

{حدیث نمبر : 17 ہر چیز کہ ساتھ بھلائی کرو حدیث نمبر :18 نیکی گناہ کو مٹا دیتی ہے}

سوال: قتل و ذبح میں بھی بھلائی کرنے سے کیا مراد ہے ؟

جواب: حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ حدیث پاک کے جز ''اچھے طریقے سے قتل کرو'' کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی اگر تم قاتل یا کافر کو قصاص یا جنگ میں قتل کرو تو ان کے اعضاء نہ کاٹو، مُثلہ نہ کرو (یعنی ناک کان وغیرہ کاٹ کر صورت نہ بگاڑو)۔ اور حدیث شریف کے جز ''اچھے طریقے سے ذبح کرو'' کے تحت فرماتے ہیں: مثلاً جانور کو ذبح سے پہلے خوب کھلا پلا لیا جائے، ایک کے سامنے دوسرے کو ذبح نہ کیا جائے، اس کے سامنے چھری تیز نہ کی جائے، ماں کے سامنے بچے کو اور بچے کے سامنے ماں کو ذبح نہ کیا جائے، مذبح (یعنی قربانی کی جگہ) کی طرف گھسیٹ کر نہ لے جایا جائے اور جان نکل جانے سے پہلے اس کی کھال نہ اتاری جائے کہ یہ تمام باتیں ظلم وزیادتی ہیں۔ اور حدیث پاک کے جز ''اپنی چھری کو تیز کرو'' کی شرح میں فرماتے ہیں: تیز چھری سے ذبح کرنے میں راحت ہے، کھنڈی چھری سے ذبح کرنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے اس سے بچے، پوری گردن نہ کاٹ دے صرف حلقوم اور رگیں کاٹے۔

سوال: اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہیے ؟

جواب: اگر کسی سے گناہ سرزد ہو جائے تو اسے چاہیے کہ فوراً نیکی کر لے کہ نیکی گناہ کو مٹا دیتی ہے۔ لہذا گانے باجے سننے کا کفارہ (توبہ کرنے کے بعد) قرآن پاک کی تلاوت سننا اور ذکر کی محفل میں بیٹھنا ہے۔ شراب پینے کا کفارہ (توبہ کے بعد) حلال مشروب صدقہ کرنا ہے کہ ہر مرض کا علاج اس کی ضد کے ذریعے ہوتا ہے۔

سوال: حسن اخلاق کی تعریف بیان کریں؟

جواب: خندہ پیشانی سے ملاقات کرنے، خوب بھلائی کرنے اور کسی کو تکلیف نہ دینے کا نام حُسنِ اَخلاق ہے۔

سوال: تقدیر کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟

جواب: تقدیر کی تین قسمیں ہیں: (1)...مُبرم حقیقی کہ علمِ الٰہی میں کسی شے پر معلّق نہیں۔ (2)...معلّقِ محض کہ ملائکہ کے صحیفوں میں کسی شے پر اُس کا معلّق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے۔(3)...معلّقِ شبیہ بہ مُبرم کہ ملائکہ کے صحیفوں میں اُس کی تعلیق مذکور نہیں اور علمِ الٰہی میں تعلیق ہے۔

سوال: تقدیر کی ہر ایک قسم کی وضاحت فرمائیں ؟

جواب:مُبرم حقیقی: اس کی تبدیلی ناممکن ہے، اللہ پاک کے محبوب وبزرگ بندے اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے روک دیا جاتا ہے۔

معلق محض :س تک اکثر اولیاء کی رسائی ہوتی ہے، اُن کی دُعا سے، اُن کی ہمّت سے ٹل جاتی ہے .

معلق شبیہ بہ مبرم: جسے ملائکہ کے صحیفوں کے اعتبا ر سے مُبرَم بھی کہہ سکتے ہیں، اُس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃُ اللہ علیہ اسی کے بارے میں فرماتے ہیں: ''میں قضائے مُبرَم کو رد کر (یعنی ٹال) دیتا ہوں۔'' اور اسی کی نسبت حدیث شریف میں ارشاد ہوا: ''اِنَّ الدُّعَاءَ یَرُدُّالْقَضَآءَ بَعْدَ مَا اُبْرِمَ'' (یعنی بے شک دُعا قضائے مبرم کو ٹال دیتی ہے)۔

سوال: حیاء کی تعریف بیان کریں ؟

جواب: حیا وہ وصف ہے جو برے کام کے ترک پر ابھارتا اور حق دار کے حق کی ادائیگی میں کوتاہی سے روکتا ہے۔

سوال: حیاے کا حکم بیان کریں؟

جواب: حیا کبھی فرض و واجِب ہوتی ہے جیسے کسی حرام و ناجائز کام سے حَیا کرنا، کبھی مُستَحب جیسے مکروہِ تنزیہی سے بچنے میں حیا اور کبھی مُباح (یعنی کرنا نہ کرنا یکساں ہو) جیسے کسی مُباحِ شَرْعی کے کرنے سے حیا۔

{حدیث نمبر: 21 ایمان پر ثابت قدم رہو حدیث نمبر : 22 جنت میں داخلہ}

سوال: اللہ (پاک) پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے اور استقامت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ (پاک) پر ایمان لانے سے مرادسارے عقائدِ اسلامیہ ماننا ہیں۔لہذا اس میں توحیدو رسالت، حشر ونشر، ملائکہ، جنت ودوزخ سب پر ایمان لاناداخل ہے۔ اسقامت سے مراد سارے اعمالِ اسلامیہ پر سختی وپابندی سے عمل کرنا ہے۔

سوال: استقامت کی اہمیت بیان کریں ؟

جواب: حضرت سیّدُنا واسطی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ’’اِستقامت ایسا وصف ہے جس کے پائے جانے سے اچھائیاں مکمل ہوتیں اور اس کے نہ ہونے کی وجہ سے خوبیاں خامیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

سوال:کیا صرف فرض نماز ضروری ہے؟

جواب:مذکورہ حدیث پاک میں فرائض کا ذکر ہے نوافل ومستحبات کا ذکر نہیں اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ نوافل وغیرہ کو چھوڑ دیا جائے جو ایسا کرے گا وہ بہت بڑے فائدے سے محروم رہے گا۔ نیز سنتوں کو چھوڑنے پر اس کا دین کمزور ہو جائے گا بلکہ سنت مؤکدہ کو اگر چھوڑنے کی عادت بنالی تو اس کے عادل ہونے میں بھی نقص آئے گا۔ پس اگر اس نے سنتوں کو ہلکا جانتے ہوئے اور بے رغبتی کی وجہ سے چھوڑاتو یہ فسق (گناہ) ہے اور وہ مذمت کا مستحق ٹھہرے گا

{حدیث نمبر: 23 بھلائی ہی بھلائی}

سوال :پاکیزگی آدھا ایمان ہے'' کا معنیٰ ومفہوم بیان کریں؟

جواب :حضرت سیّدُنا علامہ ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃُ اللہ علیہ اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''صفائی نصف ایمان ہے'' کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ طہارت کا اجر بڑھ کر نصف ایمان تک پہنچ جاتا ہے۔ دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ جس طرح ایمان لانے سے سابقہ تمام گناہ مٹ جاتے ہیں، اسی طرح وضو سے بھی مسلمان کے سابقہ گناہ مٹ جاتے ہیں۔

سوال:''اَلْحَمْدُ للہ '' اور ''سُبْحٰنَ اللہ'' کی فضیلت بیان کریں ؟

جواب:''اَلْحَمْدُ للہ'' میزان کو جبکہ '' سُبْحٰنَ اللہ '' اور '' اَلْحَمْدُ للہ'' زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں۔

سوال:نماز نور ہے اس کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں ؟

جواب:اس کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ جس طرح نور اندھیروں کو دور کر کے روشنی پھیلا دیتا ہے اسی طرح نماز گناہوں، بے حیائی اور بُرے کاموں کو دور کر کے نیک اعمال کی ہدایت دیتی ہے۔ دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ بروزِ قیامت نمازی کا چہرہ نماز کی وجہ سے روشن و منور ہوگا اور دنیا میں بھی نمازی کا چہرہ تروتازہ رہتا ہے۔

سوال:صدقہ دلیل ہے'' کا معنیٰ ومفہوم بیان کریں ؟

جواب:اس کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ قیامت کے دن جب انسان سے یہ سوال کیا جائے گا کہ مال کہاں خرچ کیا ؟ تو اس کے صدَقات اس سوال کے جواب پر (دلیل) بن جائیں گے۔ دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ مال انسان کو فطرتاً عزیز ہوتا ہے اور جب وہ اللہ پاک کی راہ میں صدَقہ دیتا ہے تو یہ صدقہ کرنا اس کے دعویٰ ایمان کی صداقت پر دلیل بن جاتا ہے۔

سوال:صبر روشنی ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب:صبر ایک پسندیدہ عمل ہے اور صبر کرنے والا ہمیشہ تروتازہ اور ہدایت پر مستقیم رہتا ہے۔

{حدیث نمبر: 24 شانِ خداوندی اور ظلم کی حرمت}

سوال: حدیث قدسی اور حدیث نبوی کی تعریف بیان کریں؟

جواب: حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔ تقریر کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے سامنے کوئی کام کیا گیا اور آپ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے اس سے منع نہیں فرمایا یا صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان میں سے کسی نے کوئی بات کہی اور حضور نبی پاک صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے اسے رد نہیں کیا بلکہ خاموش رہے اور عملاً اسے ثابت فرما دیا۔ جبکہ حدیث قدسی وہ حدیث جس کے راوی سرکار صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم ہوں اور نسبت اللہ پاک کی طرف ہو۔

سوال: قرآنِ کریم اور حدیث قدسی میں فرق بیان کریں؟

جواب: قرآنِ مجید اور حدیث قدسی میں فرق یہ ہے کہ قرآنِ کریم کے الفاظ ومعانی دونوں اللہ پاک کی طرف سے ہوتے ہیں جبکہ حدیث قدسی کے معانی اللہ پاک کی جانب سے اور الفاظ رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کی طرف سے ہوتے ہیں اور احادیث قدسیہ کی تعداد 100 سے زائد ہے۔

سوال: ظلم کی تعریف بیان کریں؟

جواب: ظلم کا لغوی معنیٰ ”کسی چیز کو اس کے غیر محل میں استعمال کرنا“ جبکہ شرعی معنیٰ ”کسی اور کے حق میں ناحق تصرف کرنا اور حد سے تجاوز کرنا“ ظلم کہلاتا ہے۔

سوال: اللہ تبارک وتعالیٰ کہ لیے ظلم کا لفظ استعمال کرنا کیسا ؟

جواب: ظلم کا لفظ اللہ پاک کے حق میں استعمال کرنا محال ہے۔ربِّ کریم کی ذات اس سے پاک ہے کیونکہ ظلم کا معنیٰ ہے حد سے تجاوز کرنا اور اللہ پاک حد سے تجاوز کر ہی نہیں سکتا کیونکہ اس پر کوئی حاکم نہیں جو اس کے لئے حدود قائم کرے وہ سب کا حاکم ہےاور ظلم کا معنیٰ ہے کسی اور کی مِلک میں تصرف کرنا اور اللہ پاک کسی کی مِلک میں تصرف کیسے کرسکتا ہے کیونکہ ہر چیز اسی کی ملکیت میں ہے وہ سارے جہان کا مالک ہے

{حدیث نمبر : 25 صدقے کی آسان صورتیں حدیث نمبر :26 صدقے مختلف صورتیں}

سوال: تسبیح ، تحمید ، تکبیر ، تہلیل کسے کہتے ہیں؟

جواب: تسبیح سبحان اللہ ، تحمید الحمد للہ، تکبیر اللہ اکبر اور تہلیل لا الہ الااللہ کو کہتے ہیں ۔

سوال :ذکر و اذکار کرنے کا ثواب کس صورت میں ملے گا ؟

جواب: مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو کوئی سُبْحٰنَ اللہ یا اللہ اَکْبَر یا اَلْحَمْدُ للہ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کسی طرح بھی کہے صدقہ نفلی کا ثواب پائے گا خواہ ذِکْرُ اللہ کی نیت سے کہے یا کسی حاجت کے لیے بطور وظیفہ یہ الفاظ پڑھے یا عجیب بات سن کر سُبْحٰنَ اللہ وغیرہ کہے یا خوشخبری پا کر اَلْحَمْدُ للہ پڑھے۔ بہرحال ثواب ملے گا کیونکہ اللہ (پاک) کا نام لینا بہرحال عبادت ہے۔ اگر کوئی شخص ٹھنڈک کے لیے اَعضائے وضو دھوئے تب بھی وضو ہوجائے گا کہ اس سے نمازجائز ہوگی۔اللہ (پاک)کانام زبان کاوضو ہے۔

سوال:قضائے شہوت پر اجر و ثواب کس صورت میں ملے گا ؟

جواب: فی نفسہ قضائے شہوت (یعنی محض شہوت پوری کرنے) پر اَجر نہیں بلکہ اجر اسی وقت ہے جب جائز طریقے سے ہو۔ جیساکہ عید کے دن جلدی کھانا اورسحری کا کھانا۔ اسی طرح دیگر خواہشات جو اُمورِشرعیَّہ کے موافق ہوں،اپنی زوجہ سے صحبت کرنا بھی صدقہ ہے۔اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ مباح اعمال بھی اچھی نیت سے عبادت بن جاتی ہیں۔ لہذا حَقِّ زوجیت کی ادائیگی،اچھے سلوک،نیک اولادکی طلب،خوداپنی یا زوجہ کی پاک دامنی ،حرام اشیاء کی طرف نظر اوران میں غور وفکر سے بچنے یا اور کسی نیک کام کی نیت سےاپنی زوجہ سے صحبت کرنا بھی ثواب ہے۔

سوال:کیا ہر انسان پرصدقہ کرنا واجب ہے؟

جواب: انسان پر صدقہ کرنا واجب یا لازم نہیں بلکہ مستحب ہے ۔

{حدیث نمبر:27 نیکی اور گناہ کی پہچان حدیث نمبر:28 سنت کی اہمیت}

سوال: نیکی اور گناہ کیا ہے؟

جواب: علامہ محمد بن علان شافعی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نیکیوں کا بڑا حصہ حسنِ اخلاق پر مشتمل ہے۔ اچھے اخلاق سے مراد خندہ پیشانی سے ملاقات، ایذا نہ دینا، سخاوت، دوسروں کے لئے وہی پسند کرنا جو اپنے لئے پسند ہو۔ بعض نے فرمایا: احکام ومعاملات میں عدل وانصاف، بحث وتکرار میں نرمی، خوشحالی میں احسان وسخاوت اور تنگدستی میں ایثار جیسی اچھی صفات کا نام حسنِ اخلاق ہے۔ ''گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے'' اس سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کے بارے میں ایسی بے چینی، بے قراری اور نفرت وکراہیت ہو کہ اطمینان حاصل نہ ہو۔ اس لئے تو اس پر کسی کا اطلاع پانا ناپسند ہوتا ہے۔ خیال رہے یہاں پختہ ناپسندیدگی مراد ہے عارضی نہیں جیسے کوئی پیدل چلنے والوں کے درمیان بطورِ عاجزی سوار ہونا ناپسند کرے تو ایسی ناپسندیدگی گناہ نہیں۔

سوال: حُسْنِ اَخلاق اور گناہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: حسن اخلاق سے مراد ہے معاملہ میں انصاف کرنا، گفتگو میں نرمی کرنا، بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنا وغیرہ اور گناہ وہ چیز ہے جو دل میں نفرت پیدا کرے اور یہ وہ اصول ہے جس کے ذریعے سے نیکی اور گناہ کی پہچان ہوتی ہے۔

سوال: تقویٰ کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں؟

جواب: تقویٰ کا معنیٰ ہے: ''نفس کو خوف کی چیز سے بچانا۔'' اور شریعت کی اِصطلاح میں تقویٰ کا معنیٰ یہ ہے کہ نفس کو ہر اس کام سے بچانا جسے کرنے یا نہ کرنے سے کوئی شخص عذاب کا مستحق ہو۔

{حدیث نمبر:29 بھلائی کہ دروازے حدیث نمبر: 30 شرعی حدود کی پابندی کرو}

سوال: شرک کی تعریف بیان کریں ؟

جواب: شرک کی تعریف یہ ہے کہ اللہ پاک کے سوا کسی غیر کو واجِبُ الْوُجُود (یعنی ایسی ذات سمجھنا جو خود سے ہو کسی دوسرے نے اس کو بنایا نہ ہو ، اور اس کی وجہ سے باقی سب ہوں،) یا اللہ پاک کے کے سوا کسی دوسرے کو لائقِ عبادت سمجھا جائے۔

سوال: کون کون سی چیزیں شرک نہیں؟

جواب: انبیائے کرام علیہمُ السّلام اور اولیائے عظام رحمۃُ اللہ علیہم کو محبت سے پکارنا یعنی یارسولَ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ، یا غوث رحمۃُ اللہ علیہ کہنا۔ (2)... بزرگوں سے مدد طلب کرنا۔ (3)... بزرگوں کے مزاروں پر چادر اور پھول وغیرہ ڈالنا۔ (4)... فاتحہ پڑھنا اور ایصال ثواب کرنا۔ (5)... بزرگوں کو اللہ پاک کی بارگاہ میں وسیلہ بنا نا۔ (6)... بزرگوں کے مزاروں کے سامنے مراقبہ کرنا۔ (7)... بزرگوں کے مزاروں کا ادب کرنا۔ (8)... بزرگوں کی فاتحہ کے کھانوں اور مٹھائیوں کو تبرک سمجھ کر کھانا، جو نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں سُنّی مسلمانوں کا دستور و طریقہ ہے۔

سوال: فرائض پر عمل کرنے کی فضیلت بیان کریں ؟

جواب: فرائض پر عمل کرنا دنیا وآخرت میں بے شمار فضائل وکمالات کا باعث ہے۔ چنانچہ حدیثِ قُدسی ہے کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ”میرا بندہ فرائض کی آدائیگی کے ذریعے جتنا میرا قرب حاصل کرتا ہے اس کی مثل کسی دوسرے عمل سے حاصل نہیں کرتااورمیرا بندہ نوافل (کی کثرت) سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں اورجب میں اسے محبوب بنالیتاہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں ہوجاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے ۔ اگروہ مجھ سے مانگے تو میں اسے ضروردیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔

{حدیث نمبر: 31 خالق و مخلوق کی محبت کا سبب حدیث نمبر: 32 کسی کو بھی نقصان نہ پہنچاؤ}

سوال: محبّتِ الٰہی کا سبب بیان کریں ؟

جواب: حضرت سیّدُنا امام شرف الدین حسین بن محمد طیبی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زہد سے اللہ پاک کی محبت پیدا ہوتی ہے یہ اس بات پر دلیل ہے کہ زہد بہت اعلیٰ اور افضل عمل ہے کیونکہ اسے اللہ پاک کی محبت کا سبب بنایا گیا ہے اور دنیا کی محبت اللہ پاک کی ناراضی کا سبب ہے۔

سوال: لوگوں کے اموال سے بے رغبتی میں عزت کیوں؟

جواب: حضرت سیّدُنا علامہ محمد عبد الرءوف مُناوی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لوگوں کے دلوں میں دنیا کی محبت فطری طورپر رکھی گئی ہے اور یہ محبت ان کے دلوں پر نقش ہوگئی ہے تو جو کوئی انسان سے اس کی پسندیدہ چیز میں جھگڑتا ہے تو انسان اس سے نفرت کرتا اور اسے چھوڑ دیتا ہے اور جو انسان کی پسندیدہ چیز میں اس سے نہیں جھگڑتا تو انسان اس سے محبت کرتا اور عزت دیتا ہے۔

سوال: زہد کی تعریف بیان کریں ؟

جواب: اپنی رغبت اور ارادے کو ایک چیز سے ہٹاکر دوسری چیز کی طرف پھیر دینا جو اس پہلی چیز سے بہتر ہو زہد کہلاتا ہے۔

سوال: لَاضَرَرَ وَلَاضِرَار'' کا معنیٰ ومفہوم بیان کریں ؟

جواب: ''لَاضَرَرَ'' کا معنیٰ ہے: کوئی کسی کو نقصان نہ پہنچائے اور ''لَاضِرَار'' کا معنیٰ ہے: اگر کسی سے کوئی نقصان پہنچے تو بدلے میں اسے نقصان نہ پہنچائے بلکہ عفو ودرگزر سے کام لے کہ یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

{حدیث نمبر:33 اسلام کہ فیصلے کی بنیاد اور اصول}

سوال: فقط دعوے پر فیصلہ نہ کرنے کی حکمت بیان کریں؟

جواب:امام نووی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فقط مدعی کے دعوے پر فیصلہ نہ کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اگر صرف دعوے کی بنیاد پر ہی لوگوں کی بات قبول کر لی جائے تو پھر کچھ لوگ دوسروں کی جان ومال کا دعویٰ کرنے لگیں گے۔'' تو یوں مُدَّعٰی عَلَیْہِ کے لئے اپنے مال اور خون کی حفاظت ممکن نہیں رہے گی اور جہاں تک مُدَّعی (دعویٰ کرنے والے)کی بات ہے تو اس کے لئے ممکن ہے کہ وہ گواہ کے ذریعے اپنی جان اور مال کو محفوظ کر لے۔

سوال:شہادت کی تعریف و اقسام بیان کریں ؟

جواب:کسی حق کے ثابت کرنے کے لیے مجلسِ قاضی میں لفظِ شہادت کے ساتھ سچی خبر دینے کو شہادت یا گواہی کہتے ہیں۔شہادت فرضِ کفایہ ہے بعض نے کر لیا تو باقی لوگوں سے ساقط اور دو ہی شخص ہوں تو فرضِ عین ہے۔ خواہ تحمل ہو یا ادا یعنی گواہ بنانے کے لیے بلائے گئے یا گواہی دینے کے لیے دونوں صورتوں میں جانا ضروری ہے۔

سوال:قسم کی تعریف و اقسام نیز ہر ایک کی تعریف و حکم بیان کریں ؟

جواب: عقد (معاہدے) کو کہتے ہیں جس کے ذریعے قسم کھانے والا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرتا ہے۔قسم کی اقسام: قسم کی تین قسمیں ہیں: (1) غموس، (2)لغو اور (3)منعقدہ۔

غموس کی تعریف:گزرے ہوئے زمانے یا موجودہ زمانے کے بارے میں جانتے ہوئے جھوٹی قسم کھانا۔**اس کا حکم**: قسم کھانے والا سخت گنہگار ہے اس پر توبہ و استغفار فرض ہے اور کفارہ لازم نہیں۔**لغو کی تعریف**: گزرے ہوئے زمانے یا موجودہ زمانے کے بارے میں اپنے خیال میں سچی قسم کھانا لیکن حقیقت میں وہ جھوٹی ہو۔**اس کا حکم**: قسم کھانے والا گناہ گار نہیں۔**منعقدہ کی تعریف**: اگر آئندہ (یعنی مستقبل) کے لئے قسم کھائی تو اسے منعقدہ کہتے ہیں۔ اس کا حکم:قسم کھانے والا اگر قسم توڑے گا تو کفارہ دینا پڑے گااور بعض صورتوں میں گناہ گار بھی ہوگا۔

{حدیث نمبر: 34 برائی کو ختم کرنے کہ مراتب}

سوال: برائی کسے کہتے ہیں ؟ برائی کو روکنا کس پر لازم ہے ؟

جواب: بُرائی سے مراد ہروہ بات ہے جس کی شریعت نے مذمت بیان کی ہو، اسے حرام ٹھہرایا ہو اور اسے ناپسند کیا ہو۔ جواب: علامہ محمد بن علاّن شافعی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تم میں سے جوبرائی دیکھے یعنی اسے کسی برائی کے بارے میں علم ہوجائے تو اُس برائی کو روکے، کیونکہ نہی عن المنکر کے واجب ہونے کے لئےآنکھوں سے دیکھنا شرط نہیں بلکہ بُرائی سے منع کرنے کا دارومدار علم پر ہے۔اب چاہے آنکھوں سے وہ برائی ہوتے ہوئے دیکھے یانہ دیکھے۔

سوال: بُرائی کو ہاتھ زبان سے روکنے اور دل میں برا جاننے کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: علامہ ملّاعلی قاری رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو کوئی ایسا کام ہوتے ہوئے دیکھے جس سے شریعت نے منع کیا ہے تو اسے چاہیے کہ اسے اپنے ہاتھ سے روک دے۔ اس طرح کہ اس شخص کو اس فعل سے منع کرے، اس گناہ کے آلات کو توڑ دے، شراب وغیرہ کو بہا کر ضائع کردے اور اگر وہ چھینی ہوئی چیز ہے تو اس کے مالک تک پہنچادے۔

علامہ محمد بن علان شافعی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر اپنی جان کو ضرر پہنچنے یا مال چھن جانے کے خدشے کی وجہ سے بُرائی کو ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اُسے روکے جس کے رُک جانے کی امید ہو۔ روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے زور سے آواز دے، ڈانٹ ڈپٹ کرے، اللہ پاک کا خوف دلائے، اس کے عذاب سے ڈرائے، الغرض نرمی اور سختی میں سے جو مفید ہو اس پر عمل کرے۔بُرائی کو دل میں بُرا جاننے کا طریقہ: علامہ محمد بن علان شافعی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دل میں بُرا جاننے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے ناپسند کرے اور اس بات کا پختہ عزم کرے کہ جب کبھی ہاتھ یازبان سے اس بُرائی کو ختم کرنے پر قدرت حاصل ہوگی تو ضرور اس گناہ کو ختم کروں گا۔ کیونکہ گناہ سے نفرت کرنا واجب ہے اور گناہ پر رضا مند رہنا ایسا ہے جیسے گناہ کرنے والے کے ساتھ گناہ میں شریک ہونا۔

{حدیث نمبر : 35 اسلامی بھائی چارہ اور مسلمان کی صفات}

سوال: حسد کی تعریف حکم بیان کریں ؟

جواب: کسی کی دینی یا دنیاوی نعمت کے زوال (یعنی چھن جانے) کی تمنا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام حسد ہے۔

حکم: اگر اپنے اختیار وارادے سے بندے کے دل میں حسد کا خیال آئے اور یہ اس پر عمل بھی کرتا ہے یا بعض اَعضاء سے اس کااظہار کرتا ہے تو یہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

سوال: نجش کی تعریف بیان کریں؟

جواب: چیز بیچنے کے لئے بازار میں بولی لگائی جا رہی ہو اور کوئی شخص دوسروں کو دھوکا دینے کے لئے قیمت میں اضافہ کرے حالانکہ وہ خریدنا نہیں چاہتا تو یہ نجش ہے اور نجش حرام ہے۔

سوال: بغض کی تعریف و حکم بیان کریں؟

جواب: بغض یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں کسی کو بوجھ جانے ، اس سے غیر شرعی دشمنی رکھے ،نفرت کرے اور یہ کیفیت ہمیشہ باقی رہے۔ حکم : کسی بھی مسلمان کے متعلق بلا وجہ شرعی اپنے دل میں بغض وکینہ رکھنا ناجائز وگناہ ہے۔ حضرت سیِّدُنا علامہ عبد الغنی نابلسی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں : ’’حق بات بتانے یا عدل و اِنصاف کرنے والے سے بغض و کینہ رکھنا حرام ہے۔‘‘

سوال: صلح رحمی کی فضیلت بیان کریں؟

جواب: مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشادفرمایا: ’’جو اپنی عمرمیں اضافہ، رزق میں کشادگی اور بری موت سے تحفّظ چاہتا ہے وہ اللہ پاک سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے۔‘‘

{حدیث نمبر 36: حاجت روائی و حصول علم کی فضیلت}

سوال: مومن کی دنیاوی پریشانی دور کرنے کی فضیلت بیان کریں؟

جواب: جس نے کسی مومن سے دنیا کی کوئی پریشانی دور کی تو اللہ پاک قیامت کے دن کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا۔

سوال: تنگدست پر آسانی کرنے کی فضیلت بیان کریں؟

جواب: حضرت سیِّدُنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، محمد عربی صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ’’جس نے قرض کی ادائیگی کے وقت سے پہلے تنگدست کو مہلت دی اسے روزانہ اتنامال صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور جس نے وقْتِ ادائیگی کے بعد مہلت دی تو اسے روزانہ اس سے دُگنا مال صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔

سوال: مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کی فضیلت بیان کریں؟

جواب: جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

سوال: علم کی جستجو میں رہنے والے کی فضیلت بیان کریں؟

جواب: جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ پاک اس کے سبب اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے‘‘

سوال: سکینہ کیا ہے؟

جواب: مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سکینہ کے لفظی معنیٰ ہیں سکونِ قلب اور دلی اطمینان،اصطلاح میں سکینہ وہ فرشتوں کی جماعت ہے جو مؤمنوں پر مصیبت کے وقت اترتی ہے، ان کے دل ہاتھ میں لے لیتی ہے جس سے ان کے دل ٹھہر جاتے ہیں گھبراتے نہیں۔

{حدیث نمبر :37 بندوں پر اللہ پاک کا عظیم لطف و کرم}

سوال: نیکی و گناہ کی تعریف بیان کریں ؟

جواب: نیکی ہر وہ عمل ہے جو ثواب کا باعث ہو اور گناہ ہر وہ عمل ہے جو عذاب کا سبب ہے۔ لہٰذا ممنوعہ وقتوں میں نماز پڑھنا گناہ ہے اور حضور (صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم) پر نمازیں یا جان فدا کر دینا ثواب ہے۔ کبھی قضا نیکی ہوجاتی ہے اور ادا گناہ۔

سوال : کبھی ایک نیکی پر 10 کا ثواب، کبھی سات اور کبھی اس سے بھی زیادہ، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اس کی ایک توجیہ یہ ہے کہ ثواب میں یہ فرق عمل کرنے والے کی نیت اور عمل کے موقع و محل کی وجہ سے ہے۔ جس کے عمل میں جتنا اخلاص زیادہ ہو گا اسے اتنا ہی زیادہ آجر وثواب ملے گا۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کا سوا سیر جو خیرات کرنا ہمارے پہاڑوں برابر سونا خیرات کرنے سے افضل ہے کیونکہ ان کا اخلاص بہت اعلیٰ درجے کا تھا۔ انہیں رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی قُربت کی عظیم سعادت حاصل تھی۔ حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے مقام ومرتبے اور شان کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”میرے صحابہ کو بُرا نہ کہو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی احد (پہاڑ) جتنا سونا خیرات کرے تو نہ ان (صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان) کے ایک مُد (ماپنے کا پیمانہ) کو پہنچے، نہ آدھے کو۔

سوال: خیالات کی اقسام اور ان کی تعریفات بیان کریں؟

جواب: حضرت سیدُنا علامہ احمد صاوی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خیالات پانچ قِسم کے ہیں: (1)... ہاجِس: دل میں اچانک کسی چیز کا خیال آ جانا۔ (2)... خاطر: دل میں کسی چیز کا بار بار خیال آنا۔ (3)...حدیث نفس: چیز کا خیال دل میں آیا ذہن اس کی طرف راغب ہو اور اس کے حصول کے لئے منصوبہ بنائے۔ (4)...ہَمّ: دل میں کسی چیز کا خیال آیا غالب جانب اسے حاصل کرنے کی ہو اورضَرر ونقصان کے خوف کی وجہ سے مغلوب سا خیال اسے نہ کرنے کا ہو اور (5)...عزم: جب مغلوب جانب بھی زائل ہوجائے اور اپنے نفس کو اس کے حصول پر آمادہ کر کے اس چیز کے حصول کا پختہ ارادہ کر لے تو یہ عزم ہے۔

{حدیث نمبر: 38 اللہ پاک کہ ولی کی شان حدیث نمبر: 39 اللہ پاک کا اس امت پر ایک احسان}

سوال: ولی کی تعریف بیان کریں؟

جواب: حضرت سیّدُنا علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ولی وہ ہے جو ممکنہ حدتک اللہ پاک اور اس کی صفات کا عارف ہو، ہمیشہ اُس کی عبادت کرتا ہواور ہر قسم کے گناہوں، لذات اورشہوات میں مشغولیت سے بچتا ہو۔

سوال: ولی سے دشمنی رکھنا کیسا ؟

جواب: حضرت علامہ غلام رسول رضوی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:) جو کوئی ولی سے عداوت (دشمنی) اس لیے کرتا ہے کہ وہ میرا ولی (دوست) ہے، میں اس سے جنگ کرتا ہوں اور اس کو ہلاک کرتا ہوں اور اس پر ایسے لوگ مسلط کرتا ہوں جو اس کو اذیت پہنچاتے رہیں ۔اُس شخص کی یہ رسوائی دنیا میں ہےآخرت کی خرابی اس کے علاوہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی ذلت و رُسوائی سے پناہ دے۔

سوال: کتنے قسم کہ گناہ گاروں سے اللہ پاک نے جنگ کا اعلان فرمایا ہے ؟

جواب: دو قسم کے گناہ گاروں سے ربِّ کریم نے اعلانِ جنگ فرمایا ہے: (1)... اولیا کے دشمن سے (جیساکہ مذکورہ حدیث میں ارشاد ہوا''مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ یعنی جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میں اس کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتا ہوں'')۔ (2)...سود خور سے

سوال: ولی سے دشمنی کا حکم بیان کریں؟

جواب: مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وَلیُّ اللہ سے اس لئے عداوت وعناد (دشمنی وبغض رکھنا) کہ وَلیُّ اللہ ہے یہ تو کفر ہے، اسی کا یہاں (حدیث شریف میں) ذکر ہے اور ایک ہے کسی ولی سے اختلافِ رائے یہ نہ کفر ہے نہ فسق۔

سوال: کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں بن جانے سے سے کیا مراد ہے؟

جواب: حدیث پاک میں ارشاد ہوا کہ ''اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے'' علمائے کرام اور شارحین نے اس کے کئی معنیٰ بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ حضرت سیّدُنا علامہ ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے دو معنیٰ ہیں: (1)...میں اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھتا ہوں ۔ (2)...جب وہ اپنے ہاتھ، کان یا پاؤں سے کوئی عمل کرتا ہے تو میری یاد اس کے دل میں بسی ہوتی ہے جب وہ میری طرف متوجہ ہوتا ہے تو غیر کے لئے کوئی کام نہیں کرتا (مراد یہ ہے کہ اس کے سب کام میری رضا کے لئے ہوتے ہیں)۔

سوال: خطا اور نسیان کا معنیٰ ومفہوم بیان کریں؟

جواب: خطا یعنی غلطی کا مطلب ہے کہ انسان کام کا ارادہ نہیں کرتا مگر اس سے ہو جاتا ہے جیسے روزہ دار کلی کرے اور اسے معلوم ہے کہ میں روزے سے ہوں مگر پانی حلق سے اتر جائے تو یہ خطا ہے۔ نسیان یعنی بھول، اس میں بندہ کام تو ارادے سے کرتا ہے مگر یہ بھول جاتا ہے کہ ابھی یہ کام کرنا جائز نہ تھا جیسے روزہ دار کو اپنا روزہ دار ہونا یاد نہ ہو اور وہ کھا پی لے تو یہ بھول ہے۔

سوال: اکراہِ شرعی کی تعریف بیان کریں؟

جواب: اکراہِ شرعی (یعنی شرعی مجبوری یا جسے مجبور کیا گیا وہ) یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو صحیح دھمکی دے کہ اگر تو فلاں کام نہ کرے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا ہاتھ پاؤں توڑدوں گا یا ناک، کان وغیرہ کوئی عضو کاٹ ڈالوں گا یا سخت مار ماروں گا اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا، تو یہ اکراہِ شرعی ہے۔

سوال: مجبوری میں کئے گئے گناہ کا کیا حکم ہے ؟

جواب: یعنی مسلمان جو برا کام مجبورًا کرلے تو وہ گنہگار نہ ہوگا لہذا مجبورًا منہ سے کفریہ بات بول دینے والا کافر نہ ہوگا، مجبورًا شراب پلائے جانے والا گنہگار نہ ہوگا۔

{حدیث نمبر:40 دنیا میں مسافر یا راہ گزر کی طرح رہو حدیث نمبر: 41 اتباع رسول میں ہی نجات ہے}

سوال: مسافر و راہ گیر کا معنیٰ ومفہوم:

جواب: مفتی صاحب حدیث پاک کے جز ''دنیا میں مسافر یا راہ گیر کی طرح رہو'' کی شرح میں فرماتے ہیں: غریب کہتے ہیں غریب الوطن مسافر کو (یعنی جو اپنا آبائی علاقہ چھوڑ کر دوسری جگہ ٹھہرے) اگرچہ وہ کسی جگہ چند دن ٹھہر جائے۔ مگر راہ گیر وہ ہے جو کسی جگہ دوپہری گزارنے کے لیے بیٹھ جائے۔ یہ دونوں سفر اور جنگل میں دل نہیں لگاتے تم بھی دنیا میں دل نہ لگاؤ، مسافروں کی طرح اگلی منزل کے لیے تیار رہو، دنیا منزل ہے آخرت وطن ، منزل پر کچھ دیر آرام کرلو مگر غافل ہو کر سو نہ جاؤ سفر کا سامان باندھے تیار رہو ، جب موت کی ریل آئے تمہیں تیار پائے ہر وقت اس کے منتظر رہو۔

سوال: ہَوٰی'' کا معنیٰ ومفہوم بیان کرءں؟

جواب: لفظ ''ہَوٰی'' کا استعمال اکثر نفسانی خواہشات اور ممنوعہ لذات میں ہوتا ہے۔ اسی لیے نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والے کو بدعتی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ دین کے معاملے میں اپنی خواہش کی طرف مائل ہوتا ہے۔پس ہَوٰی ایک مخصوص ومذموم میلان ہے۔

سوال: خواہشات کی مخالفت کرنے کی فضیلت بیان کریں؟

جواب: حضرت سیّدُنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ جہاد سے واپسی پر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''تم آگئے، خوش آمدید! اور تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آئے ہو۔'' انہوں نے عرض کی: بڑا جہاد کیا ہے؟ارشاد فرمایا: ''بندے کا اپنی خواہشوں سے جہاد کرنا۔

طالب دعا: معلمہ : بنت غلام رسول جامعۃ المدینہ گرلز (فیضان ام درداء گھوٹکی)

ترجمہ حدیث نمبر : 01

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوحفص عُمَر بن خَطّاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی پس جس کی ہجرت اللہ پاک اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ ورسول ہی کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہو تو اس کی ہجرت اسی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔“

ترجمہ حدیث نمبر: 02

حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، آپ فرماتے ہیں: ایک دن ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ اچانک نہایت سفید لباس اور انتہائی سیاہ بالوں والا ایک شخص حاضر خدمت ہوا، اس پر نہ تو سفر کے آثار دکھائی دے رہے تھے اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے پہنچانتا تھا۔ وہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے اتنا قریب ہو کر بیٹھ گیا کہ اس نے اپنے گھٹنے آپ کے مبارک گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ زانوں پر رکھ کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے؟ تو حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''اِسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم اللہ پاک کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور استطاعت ہو تو بیتُ اللہ کا حج کرو۔'' اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ ہمیں تعجب ہوا کہ سوال بھی کر رہا ہے اور تصدیق بھی ۔ پھر عرض کی: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے؟ ارشاد فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پاک، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں ،اس کے رسولوں، آخرت اور اچھی وبُری تقدیر پر ایمان لاؤ۔'' اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر عرض کی:مجھے احسان کے بارے میں بتائیے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم اللہ پاک کی عبادت اس طرح کرو گویا اسے دیکھ رہے ہو اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو بے شک وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے ۔'' پھر اس نے عرض کی: مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے؟ ارشاد فرمایا: ''جس سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔''

عرض کی: پھر قیامت کی نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ ارشاد فرمایا: ''باندی (غلام عورت) اپنے مالک کو جنے گی اور تم دیکھو گے کہ ننگے پاؤں ،برہنہ جسم، مفلس، بکریاں چرانے والے بلند و بالا عمارتوں کی تعمیرات میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے ۔'' (حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر وہ شخص چلاگیا، میں کچھ دیر ٹھہرا رہا۔ پھر آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اے عمر! جانتے ہو وہ سائل کون تھا؟'' میں نے عرض کی: اللہ پاک اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ''وہ جبرائیل علیہ السّلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔''

ترجمہ حدیث نمبر : 03

حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن عُمَر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:میں نے رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''اِسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیتُ اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

ترجمہ حدیث نمبر : 04

حضرت سیِّدُنا ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صادق ومصدوق (یعنی سچے اور تصدیق کئے ہوئے) نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ہم سے بیان فرمایا: ''تمہاری پیدائش (کے مادہ یعنی نطفہ) کو ماں کے پیٹ میں 40 دن تک جمع کیا جاتا ہے، پھر 40 دن جما ہوا خون، پھر 40 دن تک مُضْغَہ (گوشت کے لوتھڑے) کی صورت میں رہتا ہے، پھر اللہ پاک اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے، وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور اسے چارچیزیں لکھنے کا حکم دیتا ہے:اس کا عمل، اس کی موت کا وقت، اس کا رزق اور وہ نیک ہے یا بدبخت۔ پس اس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! بے شک تم میں سے کوئی جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جنت اور اس کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پس تقدیراس پر غالب آ جاتی ہے تو وہ جہنمیوں جیسے عمل کر کے جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور بے شک تم میں کوئی جہنمیوں جیسے

عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پس تقدیر اس پرغالب آ جاتی ہے اور وہ جنتیوں جیسے عمل کرکے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔''

ترجمہ حدیث نمبر:05

اُمِّ عبداللہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: '' جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو ہمارے دین سے نہیں تو وہ مردود ہے۔ ''مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے: ''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جوہمارے دین سے نہیں تو اس کا وہ عمل مردود ہے۔''

ترجمہ حدیث نمبر:06

حضرت سیِّدُنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ارشاد فرماتے سناکہ '' بے شک حلال ظاہر ہے اورحرام بھی ظاہرہے اوراُن کے درمیا ن مشکوک چیزیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔تو جو ان مشکوک چیزوں سے بچا اس نے اپنا دِین اور اپنی عزت محفوظ کرلی اور جوان مشکوک چیزوں میں پڑا وہ حرام میں پڑ گیا۔جیسے وہ چرواہا جو ممنوعہ چراہ گاہ کے قریب بکریاں چرَاتاہو توقریب ہے کہ وہ جانورا س چراہ گاہ میں بھی چرنے لگیں۔ خبردار! ہر بادشاہ کی ممنوعہ چراہ گاہ ہوتی ہے اور اللہ پاک کی ممنوعہ چراہ گاہ اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔خبردار! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑاہے جب وہ ٹھیک ہوجائے تو سارا جسم ٹھیک ہوجاتا ہے اور اگر وہ خراب ہوجائے تو سارا جسم خراب ہو جاتاہے۔ سنو! وہ ٹکڑا دل ہے۔''

ترجمہ حدیث نمبر: 07

حضرت سیِّدُنا ابو رقیہ تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''دین خیر خواہی ہے۔'' ہم نے عرض کی: کس کے لئے؟ ارشاد فرمایا: ''اللہ پاک کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے رسول کے لئے، مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کے لئے۔''

ترجمہ حدیث: 08

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ محمد (صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم) اللہ پاک کے رسول ہیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ پس جب انہوں نے یہ کام کرلیا تو انہوں نے مجھ سے اپنا خون اور مال بچالیا سوائے اسلام کے حق کے اور ان کا حساب اللہ پاک کے ذمّۂ کرم پر ہے۔''

ترجمہ حدیث:09

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ عبد الرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ارشاد فرماتے سنا: ''جس چیز سے میں تمہیں منع کردوں تو اس سے رک جاؤ اور جس چیز کا میں تمہیں حکم دوں تو اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو کیونکہ تم سے پہلوں کو زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیا کی مخالفت نے ہلاک کردیا۔''

ترجمہ حدیث: 10

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ پاک طیب ہے اور وہ پاک ہی کو قبول کرتا ہے اور بے شک اللہ پاک نے مؤمنوں کو بھی اسی چیز کا حکم دیا ہے جس چیز کا رسولوں علیہمُ السّلام کو حکم دیا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:يَٰٓأَيُّهَا ٱلرُّسُلُ كُلُوا۟ مِنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَٱعْمَلُوا۟ صَٰلِحًا (پ ۱۸، المؤمنون:۵۱)

ترجمہ کنزالایمان: اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُلُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقْنَٰكُمْ (پ ۲، البقرۃ:۱۷۲)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں ۔

پھر آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ایک شخص کا تذکرہ کیا جو طویل سفر کرتا ہے، گرد آلود پراگندا بالوں والا ہے، وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے:اے میرے رب ! اے میرے رب! حالانکہ اسکا کھانا حرام، پینا حرام اور اس کی غذا حرام سے ہے تو اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔''

حدیث نمبر:11

خوشبوئے مصطفٰے، جگر گوشۂ رسول حضرت سیّدُنا ابو محمد حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے (سن کر) یہ بات یاد کی کہ ''جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر وہ اختیار کر جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔''

حدیث نمبر:12

حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے یہ بھی ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دے۔''

حدیث نمبر:13

خادِمِ رسول ابو حمزہ حضرت سیّدُنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک (کامل) ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جووہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

حدیث نمبر:14

حضرت سیّدُنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''کسی مسلمان شخص کا خون حلال نہیں سوائے یہ کہ تین میں سے کوئی ایک وجہ پائی جائے:

(1)...شادی شدہ زانی، (2)... جان کے بدلے جان (قصاص) اور (3)... اپنے دین کوچھوڑ کرجماعت سے الگ ہونے والا۔''

حدیث نمبر:15

حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ’’جو شخص اللہ پاک اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیٔے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ پاک اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیٔے کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو شخص اللہ پاک اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیٔے کہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔‘

حدیث نمبر:16

حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ’’غصہ نہ کیا کرو۔‘‘ اس نے کئی بار یہی عرض کی تو آپ نے (وہی) ارشاد فرمایا کہ ’’غصہ نہ کیا کرو۔‘‘

حدیث نمبر:17

حضرت سیّدُنا ابویعلی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ’’بے شک اللہ پاک نے ہر چیز کے ساتھ بھلائی کرنا فرض کیا ہے، لہذا جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تم اپنی چھری کو تیز کرو اور ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچاؤ۔‘‘

حدیث نمبر:18

حضرت سیّدُنا ابو ذر جُندُب بن جُنادہ اور حضرت سیّدُنا ابو عبد الرحمٰن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ’’جہاں بھی ہو اللہ پاک سے ڈرتے رہو اور گناہ ہوجائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو کہ نیکی گناہ کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے ملو۔‘‘

حدیث نمبر:19

حضرت سیّد نا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پیچھے (سواری پر سوار) تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اے لڑکے! میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں ، اللہ پاک کے احکام کی پابندی کر، اللہ پاک تیری حفاظت فرمائے گا، اللہ پاک کے حق کی رعایت کرتو اُسے اپنے سامنے پائے گا، جب مانگے تو اللہ پاک سے ہی مانگ اور جب مدد طلب کرے تو اللہ پاک سے ہی مددطلب کر اور جان لے کہ اگر ساری امت بھی تجھے نفع پہنچانے پر جمع ہو جائے تو صرف اتنا ہی نفع دے گی جتنا اللہ پاک نے تیرے لئے لکھ دیا ہے اور اگر سب مل کر تجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہیں تو صرف اتنا ہی پہنچا سکیں گے جتنا اللہ پاک نے تیرے لئے لکھ دیا ہے۔ قلم اُٹھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہوگئے۔

ترمذی شریف کے علاوہ دیگر کتب میں یوں ہے: ''اللہ پاک کے حقوق کی حفاظت کر! تو اُسے اپنے قریب پائے گا، خوشحالی میں اللہ پاک کو یاد رکھ وہ تنگدستی میں تجھ پر خاص توجہ فرمائے گا اور جان لے کہ جو تجھے نہیں ملا وہ ملنے والا ہی نہ تھا اور جو مل گیا وہ ٹلنے والا ہی نہ تھا۔ جان لے! مدد صبر کے ساتھ اور کُشادگی رَنج و غم کے ساتھ ہے اور تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔''

حدیث نمبر:20

بدری صحابی حضرت سیِّدُنا ابومسعود عقبہ بن عَمْرو انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک گزشتہ انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے کلام میں سے لوگوں نے یہ بھی پایا ہے کہ جب تمہیں حیا نہ ہو تو جو چاہو کرو۔''

حدیث نمبر:21

حضرت سیِّدُنا ابو عمرو یا ابوعمرہ سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ! مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات بتائیے کہ میں اس کے بارے میں آپ کے علاوہ کسی سے نہ پوچھوں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''کہو میں اللہ پاک پر ایمان لایا پھر اس پر

ثابت قدم رہو۔''

حدیث نمبر:22

حضرت سیّدُنا ابو عبداللہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں عرض کی: مجھے بتائیے کہ جب میں فرض نمازیں اداکروں، رمضان کے روزے رکھوں، حلال کوحلال اور حرام کو حرام جانوں اور ان کاموں پر کچھ زیادہ نہ کروں تو کیا میں جنت میں چلا جاؤں گا؟ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'

حدیث نمبر:23

حضرت سیّدُنا ابومالک حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''پاکیزگی (صفائی ستھرائی) آدھا ایمان ہے اور ''اَلْحَمْدُلِلّٰہ'' ترازو کو بھر دیتا ہے اور ''سُبْحٰنَ اللہ'' اور '' اَلْحَمْدُلِلّٰہ'' آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے،صدقہ دلیل ہے، صبر روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف دلیل ہے۔ ہر شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ خود کو بیچنے والاہوتا ہے، لہٰذا وہ اپنے آپ کوآزاد کرتایا ہلاک کرتا ہے۔''

حدیث نمبر:24

حضرت سیّدُنا ابوذر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے ایک حدیث قدسی روایت کرتے ہیں کہ اللہ پاک نےارشاد فرمایا:

اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنےآپ پر حرام کیا ہے اور تمہارے آپس میں بھی ظلم کو حرام فرمادیا، لہٰذاایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

اے میرے بندو! تم سب راستے سے بھٹکے ہوئے ہو، سوائے اس کے جس کو میں ہدایت دوں، لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔

اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو، سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، لہذا مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھلاؤں گا۔

اے میرے بندو! تم سب کے سب برہنہ ہو، سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں، لہذا مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس دوں گا۔

اے میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں ہی سب کے سب گناہ معاف کرتا ہوں، لہذا مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخش دوں گا۔

اے میرے بندو! تم میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نقصان پہنچادو اور نہ میرے نفع تک تمہاری رسائی ہے کہ مجھے نفع دو۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے انسان اور جن تمہارے سب سے بڑے پرہیزگار شخص کے دل جیسے ہو جائیں تب بھی میری بادشاہت میں کچھ بڑھا نہیں سکتے۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے انسان اور جن تم میں سے سب سے بڑے بدکار کے دل جیسے ہو جائیں تو بھی میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں کر سکتے۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے انسان اور جن ایک میدان میں کھڑے ہوکر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کردوں تو بھی میرے خزانوں میں کچھ کمی نہ ہوگی مگر اتنا ہی جتنا سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالا جائے (یعنی کچھ بھی کم نہ ہو گا)۔

اے میرے بندو! تمہارے اعمال میرے شمار میں ہیں، میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا لہذا جو بھلائی پائے وہ اللہ پاک کا شکر ادا کرے اور جو اس کے علاوہ پائے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

حدیث نمبر:25

حضرت سیّدُنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ بعض صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ! مال دار لوگ اجر و ثواب میں بڑھ گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور اپنے زائد مال سے صدقہ دیتے ہیں (جبکہ ہمارے پاس ضرورت سے زائد مال نہیں ہے جس سے ہم صدقہ کریں)۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ”کیا اللہ پاک نے تمہارے لئے وہ اعمال نہیں بنائے جن کے ذریعے تم صدقہ کرو؟ بے شک ہر تسبیح (سُبْحٰنَ اللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تکبیر (اللہ اَکْبَر کہنا) صدقہ ہے، ہر تحمید (اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تہلیل (لَااِلٰہَ اِلَّااللہ کہنا) صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، بُرائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور تمہاری شرم گاہ میں بھی صدقہ ہے۔“ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کی: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ! ہم میں سے کوئی شخص اپنی خواہش پوری کرے تو کیا اس میں بھی اس کے لئے اجر ہے؟ ارشاد فرمایا: ”مجھے بتاؤ کہ اگر وہ حرام جگہ اپنی خواہش پوری کرتا تو اس پر گناہ نہ ملتا؟ اسی طرح جب وہ حلال جگہ خواہش پوری کرے گا تو اس کے لئے ثواب ہوگا۔“

حدیث نمبر:26

حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر وہ دن جس میں سورج طلوع ہو(یعنی روزانہ) انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے،دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے، آدمی کو اس کی سواری پر سوار کرانے یا اس کا سامان رکھوانے پر مدد کرنا صدقہ ہے، اچھی گفتگو صدقہ ہے، نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز دور کرنا صدقہ ہے۔“

حدیث نمبر:27

حضرت سیّدُنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ”نیکی حسن اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے اس پر لوگوں کا

مطلع ہونا (اِطلاع پانا) ناپسند ہو۔''

حضرت سیِّدُنا وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:''تم نیکی کے بارے میں پوچھنے آئے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: اپنے دل سے پوچھو، نیکی وہ ہے جس پر تمہارا نفس مطمئن ہو اور اطمینان قلبی حاصل ہو اور گناہ وہ ہے جو تمہارے نفس میں کھٹکے اور دل میں شک پیدا کرے ، اگرچہ لوگ تمہیں کچھ بھی فتویٰ دیں، اگرچہ لوگ تمہیں فتویٰ دیں ۔''

حدیث نمبر:28

حضرت سیِّدُنا ابو نجیح عِرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ہمیں ایک ایسی نصیحت فرمائی جس سے دل دہل گئے اور آنسو بہنے لگے۔ ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ! ایسا لگ رہا ہے کہ یہ الوداعی نصیحت ہے، لہٰذا ہمیں کچھ وصیت فرمادیں۔ ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں اللہ پاک سے ڈرنے، حاکم کی بات سننے اور فرماں برداری کرنے کی نصیحت کرتا ہوں اگرچہ کوئی غلام ہی تم پر حاکم ہو کیونکہ تم میں سے جو زندہ رہے گا عنقریب وہ بہت اختلافات دیکھے گا۔ لہٰذا تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کا طریقہ اختیار کرنا لازم ہے، اسے مضبوطی سے تھام لو اور نئے کاموں سے بچو کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔''

حدیث نمبر 29

حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کردے اور آگ (جہنم) سے دور کردے۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:''تم نے بہت بڑی بات کے بارے میں پوچھا ہے بے شک وہ اسی پر آسان ہے جس کے لئے اللہ پاک آسان فرمادے۔ (وہ یہ ہے) تم اللہ پاک کی عبادت اس طرح کرو کہ کسی کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہراؤ ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے

روزے رکھو اور بیتُ اللہ کا حج کرو۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''کیا میں بھلائی کے دروازوں کی طرف تمہاری راہ نمائی نہ کروں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں کو ایسے مٹادیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور بندے کا رات کے درمیانی حصہ میں نماز پڑھنا۔'' پھر آپ صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم نے یہ آیات مبارکہ تلاوت فرمائیں: تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘-وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ (۱۶) فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍۚ-جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (۱۷) (پ ۲۱، السجدۃ: ۱۶، ۱۷)

ترجمہ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ اُن کے کاموں کا۔

پھر ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں معاملے (یعنی دین) کی اصل، اس کے ستون اور اس کی بلندی کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم! کیوں نہیں (ضرور بتائیے)۔ ارشادفرمایا: ''معاملے کی اصل اسلام، اس کا ستون نماز اور اس کی بلندی جہاد ہے۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں ان سب کی اصل کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم! کیوں نہیں۔ آپ نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر ارشاد فرمایا: ''اسے قابو میں رکھو۔'' میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم! کیا گفتگو پر بھی ہماری پکڑ ہوگی؟ ارشاد فرمایا: ''اے معاذ! تیری ماں تجھے روئے! لوگوں کو ان کے منہ کے بل یا فرمایا ان کے نتھنوں کے بل ان کی زبانوں کی کھیتی ہی جہنم میں گرائے گی۔''

حدیث نمبر:30

حضرت سیّدُنا ابوثعلبہ خشنی جُرثوم بن ناشر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ پاک نے کچھ چیزیں فرض فرمائی ہیں انہیں ضائع نہ کرو، کچھ حدود مقرر کی ہیں ان سے آگے نہ بڑھو، بعض چیزوں کو حرام کیا ہے ان کی حرمت کو پامال نہ کرو اور کچھ چیزوں کے بارے میں بغیر بھولے محض تم پر رحمت کرتے ہوئے خاموشی برتی ہے، لہٰذا ان کے بارے میں بحث نہ کرو۔''

حدیث نمبر:31

حضرت سیِّدُنا ابوالعباس سہل بن سعد ساعِدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ! مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جب میں اسے کروں تو اللہ پاک مجھ سے محبت فرمائے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کرنے لگیں۔ ارشاد فرمایا: ”دنیا سے بے رغبت ہوجاؤاللہ پاک تم سے محبت فرمائے گا اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہےاس سے کنارہ کشی اختیار کر لو تو لوگ بھی تم سے محبت کریں گے۔“

حدیث نمبر: 32

حضرت سیِّدُنا ابوسعید سعد بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ”نہ خود نقصان اٹھاؤ اور نہ ہی (دوسروں کو) نقصان پہنچاؤ۔“

حدیث : نمبر :33

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ”اگر لوگوں کو ان کے دعوے کے مطابق دے دیا جائے تو لوگ دوسروں کی جان و مال کا دعویٰ کرنے لگیں گے، لیکن دعویٰ کرنے والے کے ذمہ گواہ ہے اور قسم انکار کرنے والے پر ہے۔“

حدیث نمبر:34

حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”تم میں سے جو کوئی برا کام دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے، اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے (بُرا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔“

حدیث نمبر: 35

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، صرف قیمت بڑھانے کے لیے بولی نہ لگاؤ، آپس میں بغض نہ رکھو، قطع تعلقی نہ کرو، تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے، اللہ کے بندو بھائی بھائی ہوجاؤ، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے کہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے رسواکرتا ہے، نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ ہی اسے حقیر جانتا ہے۔آپ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا:تقوی یہاں ہے،کسی شخص کے برا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔

حدیث نمبر: 36

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی مومن سے دنیا کی کوئی پریشانی دور کی تو اللہ پاک قیامت کے دن کی پریشانیوں میں سےاس کی ایک پریشانی دور فرمائے گااورجس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی تو اللہ پاک اس پردنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ پاک اپنے بندے کی مدد فرماتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ پاک اس کے سبب اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے اور جو لوگ اللہ پاک کے گھروں میں سے کسی گھر (یعنی مسجد) میں جمع ہو کر قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے اور پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیرلیتے ہیں اور اللہ پاک اپنی بارگاہ میں موجود فرشتوں کے سامنے ان کاتذکرہ فرماتا ہےاور جس کا عمل اسے پیچھے کردے تو اُس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔“

حدیث نمبر: 37

حضرت سیدُنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے روایت کرتے ہیں اور یہ ان روایات میں سے ہے جو آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم اپنے رب سے روایت کرتے ہیں (یعنی حدیث قدسی ہے)، ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ پاک نے اچھائیاں اور برائیاں لکھ دیں اور انہیں واضح فرما دیا، لہذا جو شخص کسی بھلائی کا ارادہ کرے لیکن عمل نہ کر پائے تو اللہ پاک اس کے لئے اپنے پاس ایک کامل نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اگروہ کسی نیکی کاارادہ کرے اور عمل بھی کر لے تو اللہ کریم اپنے پاس اس نیکی کا ثواب 10 سے 700 گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ تک لکھ دیتا ہے اور اگر بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرے مگر گناہ نہ کرے تو اللہ پاک اس کے لئے اپنے پاس ایک کامل نیکی کاثواب لکھ دیتا ہےاور اگر وہ گناہ کا ارادہ کر کے اسے کر گزرے تو اللہ پاک اس کے لئے صرف ایک گناہ لکھتا ہے۔''

حدیث نمبر: 38

حضرت سیدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایاکہ اللہ پاک کا فرمان ہے: ''جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میں اس کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔ میرا بندہ جن چیزوں سے میرا قُرب حاصل کرتا ہے ان میں فرائض مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں اور نوافل کے ذریعہ بندہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو جب میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگروہ مجھ سے مانگے تو ضرور اسے دوں گا اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں ضرور اسے پناہ دوں گا۔''

حدیث نمبر: 39

حضرت سیدُنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ پاک نے میری وجہ سے میری امت کی غلطی، بھول اور جس پر وہ

مجبور کئے جائیں ان گناہوں کو معاف فرمادیا ہے۔''

حدیث نمبر :40

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے میرے دونوں کاندھوں کو ہاتھوں میں لے کر ارشاد فرمایا: ''دنیا میں پر دیسی یا راہ گزر (یعنی آبائی وطن سے دور رہنے والے یامسافر)کی طرح رہو۔'' حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار مت کرو اور جب صبح کرو تو شام کا انتظار مت کرو، اپنی تندرستی میں بیماری کا حصہ لے لو اور اپنی زندگی میں موت کی تیاری کر لو۔

حدیث نمبر :41

حضرت سیِّدُنا ابو محمد عبداللہ بن عَمْرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہشات میرے لائے ہوئے احکامات کے تابع نہ ہوجائیں۔

حدیث نمبر : 42

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رَسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! تو مجھ سے جو بھی دعا مانگتا ہے اور مجھ سے امید بھی رکھتا ہے تو میں تیری نافرمانیوں کے باوجود تجھے بخش دیتا ہوں اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں کو پہنچ جائیں پھرتو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا۔ اے ابن آدم! اگرتو میرے پاس زمین بھر خطائیں لے کرآئے مگر مجھ سے اس حال میں ملے کہ تو نے کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں تجھے زمین بھر بخشش عطا کروں گا۔''

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب!

صَلَّي اللّٰہُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

تمت بالخیر

کمپوزر: محمد افضل رضا عطاری

Feedback ↓↓

03136972587